REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم　　و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۲۶　　شمارہ ۱۹

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر۔ محمد انعام غوری۔

شرحِ چندہ

سالانہ ۱۵ روپے

ششماہی ۸ روپے

ممالکِ غیر ۳۰ روپے

فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN Pin. 143516

۲۲ جمادی الاوّل ۱۳۹۷ھ　　۱۲ ہجرت ۱۳۵۶ ہش　　۱۲ مئی ۱۹۷۷ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۹ ہجرت (مئی)۔ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مورخہ ۲۵/۴ کی اطلاع کے مطابق انتڑیوں میں خراش کی تکلیف رہی۔ اب مورخہ ۲/۵ کی تازہ اطلاع ہے کہ "طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

● حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق بھی ۲/۵ کی اطلاع ہے کہ ضعف کی تکلیف چل رہی ہے۔ احباب حضرت سیّدہ موصوفہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دعا فرماتے رہیں۔

قادیان ۹ ہجرت (مئی) حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظرِ اعلیٰ و امیرِ مقامی مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں!

کوشش کرو تا متقی بن جاؤ، تقویٰ یہی ہے کہ پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"تمہارے فتحمند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہ راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔ اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہوں گی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے۔ اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے اوپر دو لعنتیں جمع کر لو۔ ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی بھی۔

یقیناً یاد رکھو کہ لوگوں کی لعنت اگر خدا تعالیٰ کی لعنت کے ساتھ نہ ہو کچھ بھی چیز نہیں۔ اگر خدا ہمیں نابود نہ کرنا چاہے تو ہم کسی سے نابود نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر وہی ہمارا دشمن ہو جائے تو کوئی ہمیں پناہ نہیں دے سکتا۔ ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو، اس کا اس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں۔ اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔ سب سے اوّل اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو۔ اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر ایک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء۔ ہر ایک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو۔ اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو۔ اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے۔ اور پھر تم کاٹے جاؤ۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۳۵)

"اگر دنیا داروں کی طرح رہو گے تو اس سے کچھ فائدہ نہیں کہ تم نے میرے ہاتھ پر توبہ کی۔ میرے ہاتھ پر توبہ کرنا ایک موت کو چاہتا ہے تا کہ تم نئی زندگی میں ایک اور پیدائش حاصل کرو۔ بیعت اگر دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں۔ میری بیعت سے خدا دل کا اقرار چاہتا ہے۔ پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے۔ غفور و رحیم خدا اس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے۔ اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے۔ تب فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۶۲)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۲ ہجرت ۱۳۵۶ ہش

اِسلام کا پُراثر اور حقیقت افروز تعارف

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بعثت، دینِ اسلام کے احیاء اور اس کی رُوحانی سربلندی کے لئے ہوئی تھی۔ خدا کے فضل و کرم سے آپ کی جماعت اسی مقصد کے حصُول کے لئے ساری دُنیا میں سرگرم عمل ہے۔ محبت و پیار کے ساتھ دینِ اسلام کی خوبیوں سے آگاہ کرنا، پاک محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دجّالی قوتوں نے جو غلط باتیں پھیلا رکھی تھیں، معقول دلائل کے ذریعہ ان کی تغلیط ثابت کرکے آپ کے رحمۃ للعالمین وجود کو اصلی شکل میں پیش کرنا قرآن مجید کی تعلیمات کی خوبیوں کو لوگوں پر ظاہر کرنے کے لئے اُن کی اپنی زبانوں میں اس کے تراجم شائع کرکے انوارِ قرآنی سے انہیں منوّر کرنا، یہ سب جماعت کے وسیع تر پروگرام میں شامل ہے۔ اور خدا کے فضل و کرم سے یہ جماعت جس عالمگیر بنیاد پر اس عظیم مہم کو نہایت درجہ کامیابی کے ساتھ چلا رہی ہے۔ وہ اب ایک کھُلی کتاب کی طرح ساری دُنیا کے سامنے آچکا ہے۔ اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور اس کی دلنواز حسین صُورت سے دُنیا کو متعارف کرانا اس جماعت کا محبوب مشغلہ ہے۔ جو اگر یورپ، امریکہ، افریقا کے ممالک میں ایک تنظیم کے تحت جاری ہے تو اندرونِ مُلک میں بھی احباب جماعت اور مبلغینِ کرام کے ذریعہ حسب توفیق سرانجام دیا جارہا ہے۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ جو فرمایا کہ:-

”اس وقت ہماری جماعت اپنی زندگی کے ایک نہایت اہم موڑ میں سے گزر رہی ہے۔ ساری دُنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنے کا جو فریضہ اللہ تعالےٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے وہ اب نمایاں ہوکر سامنے آگیا ہے۔ کیونکہ دُنیا میں اسلام کے حق میں بڑی اہم تبدیلی واقع ہورہی ہے“ (بدر ۲۱ اپریل ۱۹۷۷ء صٓ)

اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کی حسین اور دلنواز حقیقی تصویر دُنیا کے سامنے پیش کرنے کی سعادت اس وقت جس طور سے احمدیہ جماعت کو حاصل ہورہی ہے اس میں خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تقدیر بھی نمایاں طور پر کام کرتی نظر آتی ہے۔ اِدھر خدا تعالیٰ کی حکمت نے قادیان کی سرزمین میں اپنے ایک برگزیدہ بندے کو امام مہدی اور مسیح موعود کے منصب پر فائز کیا اور اسے حکم دیا کہ:-

”اُٹھ کہ مَیں نے تجھے اِس زمانہ میں اِسلام کی حُجّت پوری کرنے کے لئے اور اسلامی سچائیوں کو دُنیا میں پھیلانے کے لئے اور ایمان کو زندہ اور قوی کرنے کے لئے چُنا“

(تریاق القلوب ص۳۲۲)

تو دُوسری طرف اُس خدائے قدّوس نے اپنے فرشتوں کے ذریعہ دُنیا کے دلوں کو دینِ اسلام کی طرف پھیر دیا۔ ایک وہ وقت تھا جب دجّالی قوتوں نے اِسلام کو بدنام کرنے کے لئے اُس کی نہایت درجہ پیاری اور اعلیٰ و اکمل تعلیم کو توڑ موڑ کر دُنیا کے سامنے پیش کرنے کی ایک نہایت مذموم مہم چلا رکھی تھی۔ یورپین مصنّفین نے از راہِ افتراء ہر طرح کے اعتراضات کا نشانہ اسی پسندیدہ دین اور اسی برگزیدہ رسُول صلے اللہ علیہ وسلم کو بنا رکھا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکل رہا تھا کہ غیر اسلامی دُنیا تو اسلام سے پہلے ہی ناآشنا اور بے خبر تھی، خود مسلم گھرانوں کے لاکھوں لاکھ افراد دینِ اسلام سے برگشتہ ہوکر بپتسمہ لے رہے تھے۔ لیکن جب جری اللہ فی حُلل الانبیاء حضرت امام مہدی و مسیح موعُود کی بعثت عمل میں آئی اور آپ نے دینِ اسلام کی حمایت اور دجّالی فتنوں کے قلع قمع کا کام شروع کیا تو صورتِ حال بتدریج بدلنے لگی۔ اور اب جبکہ اس کام کو شروع ہوئے نوّے سال کا عرصہ گزرتا ہے، سابقہ صورتِ حال یکسر ہی بدل گئی ہے۔ بپتسمہ دینے والے جو کسی وقت خود ساختہ دلائل کے انداز میں جارحانہ کارروائیاں کیا کرتے تھے، آج وہی لوگ زبردست دلائل اور ناقابلِ تردید براہین کے میدان میں اپنے ہی مذہب و عقائد کی صحت کے بارہ میں نہ صرف مُدافعانہ پوزیشن اختیار کرنے پر مجبور ہوچکے ہیں بلکہ افریقی ممالک میں تو اُن کے منّاد اپنا بوریا بستر باندھ رہے ہیں۔

یہ عجیب بات ہے کہ اس وقت احمدیہ جماعت کے سِوا کروڑوں کی تعداد میں اسلام کے نام لیوا اکنافِ عالم میں آباد ہیں۔ ان میں سے خاصی متموّل حکومتوں کے مالک بھی ہیں۔ لیکن دینِ اسلام کی حقیقی اور دلنواز تصویر کو پیش کرنے کی جس طور پر احمدیہ جماعت کو سعادت حاصل ہے، دُنیا کا کوئی دوسرا اِسلامی فرقہ اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

جب کبھی کسی ایسے اجتماع میں احمدی نمائندگان کو شرکت کرنے اور اسلام کی نمائندگی کرنے کا موقعہ ملتا ہے جہاں دیگر مذاہب کے ماننے والے اپنے اپنے مذہب کی نمائندگی کے لئے آئے ہوتے ہیں تو یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ احمدی احباب جس طور سے اِسلام کی نمائندگی کرتے سُنے جاتے ہیں اُسے تمام غیر مُسلم سامعین نے ہمیشہ ہی پسند کیا۔ اور اُن باتوں کی معقولیت کا اعتراف کرتے ہوئے دینِ اِسلام کے بارے میں سابقہ غلط فہمیوں کا برسرِ عام اقرار کیا اور خوشی اور مسرت کے ساتھ بے ساختہ اس امر کا اظہار کیا کہ احمدی مبلغین کی تقاریر سے اسلام کے بارے میں ہماری بہت سی غلط فہمیاں دُور ہوگئی ہیں۔ اور اب ہمیں معلُوم ہُوا ہے کہ اسلام کی اصل پوزیشن کیا ہے۔ ایسے اجتماعات مختلف وقتوں میں دُنیا کے مختلف خطوں میں منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ اپنی بین الاقوامی پوزیشن کے سبب جب بھی اُسے ایسے اجتماعات میں شرکت کا موقعہ ملتا ہے تو خدا کے فضل و کرم سے اسی رنگ کی کامیاب نمائندگی کا حق ادا کرتی ہے۔

قارئینِ بدر گزشتہ اشاعتوں میں اس نوع کی رپورٹیں ملاحظہ کرچکے ہیں۔ جاپان کا مُلک ہو یا برما۔ انگلستان ہو یا افریقہ کا کوئی مُلک، بفضلہ تعالیٰ سب جگہ احمدی نمائندگان نے ہمیشہ ہی دینِ اسلام کی اصلی اور حسین تصویر کو پیش کرکے ایک طبقۂ سامعین کے دِلوں میں اسلام کی نسبت اگر غیر معمولی اُلفت و محبت کے جذبات پیدا کرنے کی توفیق پائی ہے تو دُوسرے طبقہ کے دِلوں سے اسلام اور مقدّس بانیٔ اسلامؐ کی نسبت غلط فہمیوں کو دُور کرنے میں ضرور ہی کامیاب ہوئے ہیں۔ اس طرح کی شائع شدہ سبھی رپورٹیں اپنی اپنی جگہ بار بار مطالعہ کرنے اور اُن سے رُوحانی حظّ اُٹھانے کے قابل ہیں۔ بطور مثال مدراس (تامل ناڈو) کے مقام میں عالمی مذہبی و فلسفی کانفرنس میں احمدی نمائندگان کی طرف سے کی جانی والی تقاریر پر ان مجالس کے صدر صاحبان کی زبان سے جو بے ساختہ طور پر تبصرے کئے گئے وہ کھُلے طور پر ثبوت ہیں اس حقیقت کا جسے حضرت امام ہمام ایدہ اللہ نے بیان کیا کہ

”دُنیا میں اسلام کے حق میں بڑی اہم تبدیلی واقع ہورہی ہے“

عجیب اتفاق کی بات ہے کہ اخبار بدر کے جس پرچہ میں حضرت امام ہمام ایدہ اللہ کا یہ ارشاد شائع ہُوا ہے، اُسی پرچہ میں مدراس میں منعقدہ کانفرنس کی رپورٹ بھی شائع ہوئی۔ چنانچہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے علم کلام سے استفادہ کرکے تیار کردہ مضامین کی مقبولیت اس بات سے ظاہر ہے کہ ۳۱ مارچ صبح کے اجلاس میں جناب نوجوان صاحب کی تقریر پر صاحب صدر کے ریمارکس بڑے ہی اہم ہیں۔ جب انہوں نے برملا طور پر کہا کہ:-

”ہم اسلام اور اس کے بانی کے بارے میں مختلف قسم کی غلط فہمیوں کا شکار تھے۔ اور یہ تقریر ان غلط فہمیوں کے دُور کرنے کا موجب بنی۔ ہر مقرر نے یہاں آکر صرف اپنے اپنے مذہب کی تعریف کی تھی۔ لیکن اس مقرر نے بڑے فخریہ انداز میں کہا تھا کہ میں صحیح معنوں میں صرف اُسی وقت مُسلم کہلانے کا مستحق بنوں گا جبکہ میں تمام پیشوایانِ مذاہب پر بھی ایمان لاؤں“

اسی طرح مکرم مولوی محمد عمر صاحب کی ۵ اپریل کو شام کے اجلاس میں ہوئی تقریر پر اُس اجلاس کے صدر صاحب نے جو تبصرہ کیا وہ بھی کم اہم نہیں ہے۔ انہوں نے فرمایا:-

(آگے دیکھئے صاا پر)

[خطبہ جمعہ]

ایمان بالغیب قربانیاں دینے کی راہوں کو آسان کرتا اور افضال الٰہیہ کے حصول کا باعث بنتا ہے

اس امر پر کامل ایمان رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعہ اسلام کو ساری دنیا پر غالب کرنے کا ارادہ رکھتا ہے

غلبۂ اسلام کیلئے جو قربانیاں مانگی جارہی ہیں اُن کے نتیجہ میں عظیم و عدیم المثال لذت اور سرور حاصل ہوگا!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: فرمودہ یکم وفا ۱۳۵۲ ہش مطابق یکم جولائی ۱۹۷۳ء بمقام مسجد اقصیٰ۔ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

"گرمی بہت پڑ رہی ہے۔ جس کی وجہ سے مجھے کافی تکلیف رہتی ہے۔ ایک تو دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری تکلیف کو دُور کرنے کے سامان کر دے۔ اور دوسرے ہم اجتماعی دُعا بھی دوسری رکعت کے پہلے سجدہ میں کریں گے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی بارش برسائے اور اس گرمی کی شدت کو بھی دور کرے اور اپنے فضلوں کے سامان ہر طرح ہم سب کے لئے پیدا کرے۔

علم اور ایمان

میں بنیادی فرق ہے۔ علم اسے کہتے ہیں کہ ایک چیز کی حقیقت ہر طرح سے کھل جائے۔ یا ایک وافر حصہ اس کا کھل جائے۔ مثلاً یہ علم ہے کہ اس وقت دن ہے رات نہیں ہے۔ یہ ایک واضح چیز ہے۔ جو علوم ہر آدمی کے لئے اتنے واضح نہیں مثلاً طبعی کے اصول ہیں، فزکس کے یا علم کیمیا کے اصول ہیں۔ ان علوم کے علماء ان اصول کا اس وقت علم رکھتے ہیں۔ جب وہ اصول ان پر واضح ہو جائیں۔ اور کوئی اشتباہ باقی نہ رہے۔ اس سے ورے ورے تحقیق کا مسئلہ ہے یعنی کوشش کرکے اور دُعائیں کرکے Conciously یا unconciously یعنی شعور میں بھی ہو کہ ہم دعا کر رہے ہیں۔ اور ہمیں کرنی چاہیئے۔ اور تحت الشعور بھی بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے

کہ جس وقت ایک سائنس دان کسی مرحلہ پر اپنی بے بسی کا احساس کرتا ہے تو اس وقت وہ کسی غیر مرئی چیز کا سہارا لیتا ہے۔ اُس وقت اس کے سامنے اندھیرا ہوتا ہے۔ ایک عارف عارفانہ دعا کرتا ہے۔ اور ایک جاہل جاہلانہ دُعا کرتا ہے علم کی بھی مختلف قسمیں ہیں۔ ہر انسان کے سامنے ہزاروں باتیں آتی ہیں۔ اور وہ ان کا علم رکھتا ہے۔ مثلاً میں نے ایک مثال دی کہ آپ سب اس بات کا علم رکھتے ہیں کہ اس وقت دن ہے۔ رات نہیں۔ ہم اس بات کا علم رکھتے ہیں کہ آج جمعہ ہے۔ پیر نہیں ہے۔ ہم اس بات کا علم رکھتے ہیں کہ مسجد کے ہال میں اکثر احمدی بیٹھے ہیں (ممکن ہے ہمارے دوسرے دوستوں یعنی غیر احمدیوں میں سے بھی کوئی دوست ہو) عورتیں نہیں۔ بے شمار اس قسم کی واضح باتیں ہیں جو ہمارے علم میں آتی ہیں۔ وہ ہے علم عام انسانوں کا۔ یا ایک سائنس دان کا علم ہے۔ جس وقت کسی اصول اور قاعدہ کو وہ واضح طور پر عیاں سمجھے وہ اس کا علم ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ اس قسم کے علوم میں آج ایک سائنسدان کا جو علم ہے۔ کل اس کو اس کا انکار کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ وہ ان معاملات میں بسا اوقات وافر حصہ کھل جانے پر یقین کر لیتا ہے۔ لیکن ابھی اس کی حقیقت ہر طرح سے کھلی نہیں ہوتی۔ بس جس وقت کوئی چیز وافر حصہ کھل جانے کی وجہ سے "معلوم" ہوتی ہے۔ تو وہ اس عالم کا علم بن جاتا ہے۔ لیکن چند سال کے بعد مزید تحقیق کے نتیجہ میں وہ بات واضح نہیں رہتی اور شبہ پڑ جاتا ہے۔ پھر وہ بات علم سے باہر نکل جاتی ہے۔ اس کے برعکس حقیقی علم وہ ہے جو ظاہر اور عیاں ہے۔ یہ احساس کہ میں ہوں۔ میں بھی ایک انسانی فرد ہوں۔ یہ اس کا علم ہے۔ یہ بڑی واضح چیز ہے۔

ایمان کے مفہوم میں بنیادی طور پر یہ بات پائی جاتی ہے۔ کہ کچھ پہلو غیب میں ہیں۔ جس پر ہم ایمان لاتے ہیں۔ اسی واسطے قرآن پاک کے شروع میں ہی یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ کہا گیا ہے۔ پس غیب کی باتوں کو مان لینا۔ یہ ایمان کا لازمی حصہ ہے۔ اس کے بغیر ایمان، ایمان رہتا ہی نہیں۔ مثلاً اس علم پر کہ آج جمعہ ہے اور اس وقت دن کا ایک حصہ ہے، کوئی ثواب نہیں۔ کیونکہ یہ بات اتنی ظاہر ہے کہ نہ صرف انسان کو بلکہ چمگادڑ کو بھی پتہ ہے اسی لئے جب دن غائب ہو جاتا ہے۔ تو وہ اپنی کمین گاہوں سے باہر نکل آتی ہے۔ پس دن کے وقت اس کا چھپ جانا اور رات کو باہر نکل آنا۔ یہ بتاتا ہے کہ دن اور رات اتنی واضح چیز ہے کہ انسان کے علاوہ دوسری بہت سی مخلوقات کو پتہ ہے۔ سارے جاندار حیوانات کو پتہ ہے۔ پھر درختوں کو پتہ ہے۔ کیونکہ ان کا دن اور رات کا ردِ عمل مختلف ہے۔ ان کا ردِ عمل دن کے وقت اور ہے اور رات کے وقت اور ہے۔ مثلاً دن کے وقت درخت آکسیجن باہر نکالتے ہیں۔ اور رات کے وقت کھا رہے ہوتے ہیں۔ تو دن اور رات کے ردِ عمل میں فرق ہے۔ کہ جس قسم کی بھی حِس اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں دی گئی ہے۔ وہ اس میں تمیز کر رہے ہیں۔ لیکن سب مخلوقات میں سے صرف انسان کو ثواب ملتا ہے۔ ثواب علم پر نہیں ملتا۔ ایمان پر ملتا ہے۔ اور

ایمان کا لازمی حصہ

غیب پر ایمان لانا ہے۔ غیب پر ایمان عقلاً آگے دو حصوں میں منقسم ہو جاتا ہے ایک وہ غیب ہے جس کے حق میں قرائن مرجحہ نہیں ہیں۔ قرائن تو یہ نہیں ہیں اور جس غیب کا میلان یقین کی نسبت شک کی طرف زیادہ ہے۔ اسلام نے ہمیں اس غیب پر ایمان لانے کے لئے نہیں کہا۔ جیسا کہ قرآن کریم کے بہت سے مقامات سے یہ بات عیاں ہے۔ ایک غیب وہ ہے جس کا میلان شک کی نسبت یقین کی طرف زیادہ ہے۔ پس قرائن تو یہ مرجحہ جہاں پائے جاتے ہیں ایک مومن اس پر ایمان لاتا ہے۔ مثلاً ایمان باللہ ہے۔ اس ایمان کا ایک پہلو علم کی طرح عیاں ہے۔ اور جہاں تک اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کا تعلق ہے، اس کا ایک پہلو عیاں بھی ہے۔ لیکن جو تصور اسلام نے ہمیں اللہ تعالیٰ کا دیا ہے اس کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کی وسعتوں کے مقابلہ میں یہ عیاں پہلو اتنا بھی نہیں۔ جتنا سمندر میں سے ایک قطرہ اُٹھا لیا جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور اس کی صفات کے جلوؤں کی حد بندی نہیں کی جا سکتی۔ وہ ذات غیر محدود ہے۔ اور کسی محدود کی غیر محدود کے ساتھ کوئی نسبت ہی نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا ایک حصہ تو ہمارے سامنے آگیا۔ لیکن بڑا حصہ ہم سے پوشیدہ ہے۔ اس پر ہم ایمان بالغیب لاتے ہیں یعنی خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کے ان جلوؤں پر جو ہنوز پردۂ غیب میں ہیں۔ پھر ایمان بالغیب کا تعلق

ملائکہ اور حشر و نشر

سے ہے۔ وہ ایمان بالغیب کی ایک اور لائن ہے۔ ایمان بالغیب کے کچھ اور پہلو

ی ہیں جنہیں میں مثال کے طور پر بیان کر دیتا ہوں۔ (۱) ایمان بالغیب کا لق نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اور آپؐ کی شخصیت اور وجود پر ایمان لانے سے بھی ہے۔ اس پاک و مطہر وجود کا ایک حصہ ایک دَور کے انسان پر ظاہر نا اور ایک بڑا حصہ ہر دَور کے انسان کی نظر سے غائب رہتا ہے۔ مثلاً ایک پہلو جو ہم آپ کی ذات کا لیں وہ محسن ہونے کا ہے۔ ہر صدی کے حالات و احوال ، اختلافات کی وجہ سے اس احسان عظیم کی بعض پوشیدہ باتیں سامنے آتی ہیں پہلی صدی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اس ایمان پر قائم ہونا کہ مت تک کے لئے آپ

ایک عظیم محسن کی حیثیت

لھتے ہیں۔ آپؐ پر ایمان لانے کا ایک پہلو ہے۔ پہلی صدی میں اس احسان ہم کے کچھ جلوے ظاہر ہوئے۔ لیکن وہ جلوے تو ظاہر نہیں ہوئے۔ جن کے بہ میں ہم یہ کہہ سکیں کہ آپ قیامت تک کے لئے دنیا کے محسن اعظم ہیں۔ پہلی ری کے بعد قیامت تک آپ کے احسان کے جو پہلو انسان کے سامنے آنے تھے لی صدی کے لئے تو وہ جلوے پردۂ غیب میں تھے۔ لیکن ان پر ایمان لانا ضروری ا۔ ورنہ ایمان بالرسول نہ ہوتا۔ لیکن صرف یہ فقرہ کہ "ہمارے محسن ہیں" حقیقی سان نہیں۔ حقیقی ایمان یہ ہے کہ ہمارے بھی محسن ہیں اور قیامت تک ہی نوع سان کے بھی محسن ہیں۔ اور یہ ایمان بالغیب ہے۔ جس کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذات سے ہے۔ مثلاً آج کی دنیا

انقلابات کی دنیا

۔ ایسے انقلابات بھی آئے کہ جن کا ایک حصہ غلبۂ اسلام کی مہم میں ممد ثابت ا اور ہو رہا ہے۔ لیکن ایک حصہ ایسا تھا جو نوعِ انسان کے ایک بڑے حصہ خُسِد اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام سے دُور لے جانے والا تھا۔ یہ جو سائل آج کی دنیا کے لئے پیدا ہوئے۔ ان مسائل کو حل کرنے کے لئے ہمارے محسن ہم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم بھی دی۔ اور ان حالات میں اپنا ایک اُسوہ ن قیامت کے سامنے پیش کیا۔ یہ باتیں پہلی صدی کے انسانوں کے لئے غیب کم رکھتی ہیں۔ اور آج کے بعد قیامت تک جو مسائل نوع انسانی کے لئے پیدا ں گے۔ ان کے حل کے لئے قرآنی تعلیم کے وہ پہلو جن کا ان مسائل کے ساتھ تعلق ہے۔ اور آپؐ کے اُسوہ کے وہ جلوے جن کا اس زمانہ کے انسان کے ساتھ تعلق ہے۔ آپؐ ہمارے لئے غیب ہیں۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک کیلئے

نوعِ انسان کا محسن

سمجھ کر ایمان لانا اس ایمان میں غیب کا ایک بڑا حصہ ہے۔ اور قرائن کی وجہ کی وجہ سے ہم ایمان لاتے ہیں۔ مثلاً پہلی صدی کے انسان نے کہا کہ میرے پر احسان کیا اور یہ کہنے کے بعد احسان کیا کہ میں تمہارے لئے محسن اعظم ہوں۔ آپؐ نے جو کہا وہ ہماری زندگیوں میں پورا ہوا۔ جو آئندہ کے متعلق کہا ہے وہ پورا ہوگا۔ اسی طرح اور بیسیوں پہلو پیش کئے جا سکتے ہیں۔ جو ن کا حکم رکھتے ہیں۔ جن کے نتیجہ میں ترجیح اس بات کو دی گئی کہ ہم غیبی طرف مائل ہو جائیں۔ اور ایمان لے آئیں۔

قرآن کریم نے اسی تسلسل میں یہ دعویٰ کیا کہ میں اب ہمیشہ کے لئے نوعِ انسانی ہر قسم کے مسائل کو حل کروں گا۔ اور قرآن کریم نے ایک بڑا قوی قرینہ جو تمام وہ یہ ہے کہ قرآن کریم کو ہمیشہ مطہرین سمجھ سکیں گے۔

لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

میں اس بات کا ذکر ہے کہ مطہرین پر نئے سے نئے اسرار قرآنی کھولے جاتے ہیں۔ وہاں یہ بھی تو ذکر ہو گیا نا کہ قرآن کریم میں اسرار و رموز چھپے ہوئے ہیں۔ ورنہ مطہر کہنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ اگر ہر چیز قرآن کریم کی پہلی صدی پر ظاہر ہو گئی تو پھر نہ قرآن کریم پر ایمان بالغیب کی ضرورت ہے۔ نہ آئندہ کسی مطہر کی ضرورت ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کے علوم میں کوئی اسرار و رموز اور حقائق باقی نہیں ہیں جو آئندہ زمانہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ وہ باقی نہیں رہیں۔ تو قرآن کریم

پر ایمان، ایمان بالغیب سے بھی تعلق رکھتا یعنی کتابِ مبین کے ساتھ تعلق رکھتا ہے یعنی

کتابِ مکنون پر ایمان

پھر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اور آپؐ سے انتہائی محبت کرنے والے اولیاء کے ذریعہ اور پھر آج کے زمانہ میں حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ بہت سی بشارات دی گئی ہیں۔ بشارات کے اصولی طور پر دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ صبح کے وقت بشارت دی گئی۔ اور ابھی سورج غروب نہیں ہوا تھا کہ وہ پوری ہو گئی ایک وہ ہے کہ بشارت دی گئی۔ اور اس کے لئے کوئی وقت دو چار یا پانچ سال بعد کا مقرر کر دیا گیا۔ مثلاً مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پیشگوئی۔ جو کسی کے لئے انذار نہیں رکھتی۔ لیکن غلبۂ اسلام کے لئے بڑی بشارت تھی۔ ....

پس ایک بشارتیں وہ ہیں جو بہت جلد یا تھوڑے عرصہ میں پوری ہوتی ہیں۔ اور ایک بشارتیں وہ ہیں جن کا تعلق اگلی صدی سے ہے یا جن کا تعلق تدریجی طور پر دنیا میں ایک انقلاب بپا کرنے سے ہے۔ وہ "غیب" ہیں۔ لیکن جو قرائن اس غیب پر ایک متقی کو ایمان لانے پر مجبور کرتے ہیں۔ وہ یہ قرائن ہیں کہ وہ باتیں جو صبح کہی گئیں۔ اور دوپہر کو پوری ہو گئیں۔ اور وہ باتیں جو آج کہی گئیں۔ اور کل پوری ہو گئیں اور وہ باتیں جو اس سال کہی گئیں۔ اور اگلے چند سالوں میں پوری ہو گئیں۔ اس لئے وہ بشارتیں جن کا تعلق

مستقبلِ بعید

یا نسبتاً مستقبلِ بعید سے ہے۔ وہ بھی چونکہ اس منبع کی طرف منسوب ہوتی ہیں جس کی طرف جلد پوری ہونے والی بشارتیں منسوب تھیں۔ اس لئے یہ بھی پوری ہو جائیں گی۔ یہ بھی ایمان بالغیب ہے۔ پس ہر پہلو میں ایمان بالغیب ہمارے لئے۔ اس رحمت کو جذب کرتا ہے۔ جس پر ثواب ملے گا۔ اور جو ہو چکا جو غیب بعد میں ظاہر بن گیا۔ اس پر ایمان ہمارے لئے وہ لذت پیدا کرتا ہے جو آج ہم حاصل کر رہے ہیں۔ دو مختلف پہلو ہیں ایک ہمارے لئے روحانی لذتوں اور سرور کا باعث بنتا ہے۔ ایک بات پوری ہو گئی کتنی خوشی ہوتی ہے۔ اور ایک چیز کا ہمارے مستقبل کے ساتھ تعلق ہے۔ اور ہمارے لئے باعث ثواب ہے۔ اور ثواب کے حصول کی اصل جگہ تو اُخروی زندگی ہے۔ اور وہ بھی ایمان بالغیب سے تعلق رکھتی ہے۔ ایمان بالغیب ثواب کے حصول کے لئے ضروری ہے۔ اور اس ایمان کے بغیر ایک مومن متقی وہ قربانیاں دے ہی نہیں سکتا جن کا اس سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں۔ یہ ایمان کی طاقت ہے۔ یہ ان قرائن مرجحہ کی قوت ہے۔ جو ایک عاشقِ خدا اور

محبّ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سے وہ قربانیاں دلواتا ہے۔ جن کا مطالبہ ہو رہا ہے۔ کیونکہ وہ شخص غیب پر ایمان لاتا اور ان بشارتوں پر اس قدر یقین رکھتا ہے۔ جس قدر حاضر بشارتوں پر۔ پس غیب پر یقین ہی ہے۔ جو ثواب کا باعث بنتا ہے۔ انسان کہتا ہے ہم سے جو مانگا گیا دے دینا چاہیئے۔ کیونکہ ہم سے جو مانگا گیا جب دیا گیا تو اس کا بدلہ اتنا عظیم ملا، اتنا حسین ملا، اتنا سرور اور لذت پیدا کرنے والا ملا کہ اس تجربہ کے بعد اب

ایمان بالغیب کے نتیجہ میں

جو قربانیاں مانگی جا رہی ہیں۔ ان کا جو ثواب اور ان کے نتیجہ میں جو لذت و سرور ملے گا۔ (چونکہ قربانیوں کا مطالبہ پہلے سے بڑھ کر ہے) وہ ثواب اور وہ لذت اور وہ سرور پہلے سے بڑھ کر ہوگا۔ عقل یہی نتیجہ نکالتی ہے۔ پس یقین اور ایقان میں یہ فرق ہوا کہ علم اس چیز کا ہوتا ہے۔ جو ظاہر اور عیاں ہو جائے اس سے پہلے پہلے علم کے میدان میں تحقیق ہوتی ہے اور تحقیق کے نتیجہ میں جو دو اور دو چار کی طرح واضح ہو جائے۔ وہ مجموعی طور پر انسانی علم کا ایک حصہ بن جاتا ہے۔ اور ایمان کے لئے بنیادی شرط کہ کچھ پوشیدہ باتوں کو ایمان بالغیب کے طور پر یقینی طور پر تسلیم کیا جائے

جہاں تک قرائن اور دلائل کا سوال ہے۔ قرائن ہر جگہ ہیں۔ لیکن جہاں تک عقیدہ کا سوال ہے۔ معلوماتِ ظاہرہ کی نسبت زیادہ یقین غیب کی باتوں پر ہے۔ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو گیا اور جب اس کو پہچانا، جب اس کے پیار کے جلوے دیکھے۔ جب اس کی معرفت حاصل کی تو پھر غیب کے باوجود یقین محکم پیدا کرنے کا ذریعہ علم کے مقابلہ میں ایمان بالغیب زیادہ ہے۔ اور آج جماعت احمدیہ سے غلبۂ اسلام کے لئے جو قربانیاں مانگی جا رہی ہیں وہ بڑی عظیم ہیں۔ لیکن اس کا بدلہ بھی عظیم اور اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والا سرور اور لذت بھی عظیم ہے۔ ہم ایک چھوٹی سی جماعت، ہم ایک غریب سی جماعت، ہم دنیاوی معیار کے مطابق بے سہارا سی جماعت ہیں۔ ہمارے پاس سیاسی اقتدار نہیں ہمارے پاس کوئی دنیاوی مادی طاقت نہیں۔ غرض کچھ بھی نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایمان بالغیب کے حکم کے ماتحت ہماری توجہ اس طرف پھیری اور ہمیں توفیق دی کہ ہم اس بات پر یقین کامل رکھیں کہ یہ غیب کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعہ سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور جو لذت اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے سے ہمیں مل سکتی ہے اور جو سرور

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت

نوعِ انسانی کے دلوں میں گاڑ دینے کے نتیجہ میں ہمیں حاصل ہو سکتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں دنیا کی کوئی لذت نہیں۔ اور پھر ثواب اللہ تعالیٰ کے پیار کی شکل میں ملے گا۔ یہ دنیا کیا اگر اس قسم کی ہزاروں دنیا بھی ہمیں دی جائیں۔ تو ہم ان سب کو اللہ تعالیٰ کے پیار پر قربان کر دیں گے۔ یہ یقین ہم نے اپنی نسلوں میں اپنے بڑوں میں اپنے چھوٹوں میں، اپنے مردوں میں اپنی عورتوں میں پیدا کرنا ہے۔ جو

ایمان بالغیب کا ایک لازمہ

ہے کہ خدا نے جو یہ وعدہ دیا کہ اس چھوٹی سی مختصر سی بے سہارا غریب جماعت کے ذریعہ اسے آلۂ کار بنا کر ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ یہ اس نے بشارت دی ہے۔ اور ہمیں کہا کہ ایمان بالغیب لاؤ۔ کچھ وعدے پورے ہو گئے۔ جو وعدے ہمیں دیئے جا رہے ہیں اور آئندہ پورے ہونے والے ہیں۔ یقین رکھو کہ وہ بھی پورے ہوں گے۔ اور اس میں ہیر پھیر نہیں ہوگی۔ خدا تعالیٰ وعدہ کرنے والا ہے۔ وعدہ کرے گا وہ صادق ہے۔ وہ حق ہے۔ اور اس کا قول حق ہے۔ یعنی اس کے کہنے کے ساتھ ہی دنیا میں عظیم تبدیلی اس کے ارادہ کے مطابق پیدا ہو جاتی ہے۔ پس اس پر ایمان رکھو۔ تمہارے ذریعہ سے اسلام ساری دنیا پر غالب آئے گا۔ اور اس لئے چونکہ یہ غیب پر ایمان لانے کا سوال ہے۔ اس لئے تمہیں جہاں عظیم قربانیاں دینی پڑیں گی وہاں بہت بڑا ثواب بھی ملے گا۔ اور عظیم سرور اور لذت تمہارے مقدر میں ہوگی۔ خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں تم داخل ہو گے۔ پس ایمان بالغیب قربانیاں دینے کی راہوں کو آسان کر دیتا ہے۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کا بڑا باعث بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس رنگ میں ہمارے دلوں میں انفرادی حیثیت میں بھی اور اجتماعی طور پر بھی ایمان بالغیب کو پیدا کرنے، جس رنگ میں وہ امید رکھتا ہے کہ اس سے پیار کرنے والے بندے اپنے دلوں میں ایمان بالغیب رکھیں گے۔ ایمان بالغیب جس پر بے شمار یقین قربان ہو جاتے ہیں۔ اور جو اللہ تعالیٰ سے محبت اور پیار کی نشاندہی بھی کرتا ہے، اس کی علامت بھی ٹھہرتا ہے، اور حصولِ رضائے الٰہی کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اور ہماری نسل کو بھی ہم میں سے بڑوں چھوٹوں، مردوں اور عورتوں کو اس کی توفیق دے۔ ایمان بالغیب بھی ہو اور اس غیب پر یقین محکم بھی۔ اللہ تعالیٰ کی اس بشارت کو صحیح سمجھیں کہ اس چھوٹی سی جماعت کے ذریعہ سے غلبۂ اسلام کی مہم کو کامیاب کیا جائے گا۔ اور پھر جو عظیم فضل اور رحمتیں اس کے نتیجہ میں ہم سے وعدہ کی گئی ہیں، وہ ہمیں ملیں گی۔ اس یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہمیں قربانیاں دینے کی توفیق دیتا چلا جائے۔"

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب کو یاد دہانی کرواتے ہوئے فرمایا "دوسری رکعت کے پہلے سجدہ میں ہم سب بارانِ رحمت کیلئے دعائیں کریں گے۔" ⁂

قادیان میں ایک تقریبِ رخصتانہ!

قادیان ۱۴ مئی۔ آج بعد نماز عصر مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش کی بیٹی عزیزہ مبارکہ صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس سے قبل ان کا نکاح مکرم ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب آف افریقہ (متوطن حیدرآباد) کے ساتھ مورخہ [illegible] کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے پڑھا تھا۔ (اس کی تفصیل گزشتہ اشاعت میں گزر چکی ہے) چنانچہ آج بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے تلاوت قرآن پاک کے بعد درویشان کی کثیر تعداد کے ساتھ اجتماعی دعا کرائی۔ اس کے بعد درویشان کرام برات کی صورت میں کوارٹر مہمان خانہ پہنچے جہاں محترم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے برات کے بیٹھنے کا انتظام کیا تھا۔ اس موقعہ پر تلاوت و نظم کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دوبارہ اجتماعی دعا کرائی۔

۵۔ مورخہ [illegible] کو مکرم ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب نے مدرسہ احمدیہ کے وسیع صحن میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں چھ صد مرد و زن شامل ہوئے۔

۵۔ حیدرآباد سے مکرم ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب کے بڑے بھائی مکرم سید جہانگیر علی صاحب مع اہلیہ و بچی نیز ان کے برادر نسبتی مکرم ظہور احمد صاحب اور بعض دیگر عزیز شادی میں شرکت کے لئے ڈاکٹر صاحب موصوف کے ساتھ تشریف لائے تھے۔

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(ایڈیٹر بدر)

اخبارِ قادیان

۵۔ مورخہ [illegible] کو مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان، اڑیسہ (صوبہ اڑیسہ) کانفرنس میں شرکت کے لئے روانہ ہو گئے۔ ان کے ہمراہ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب بھدرواہی بھی گئے ہیں۔ اس سے قبل وہاں کانفرنس کے انتظامات کے سلسلہ میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کو بھجوایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کانفرنس کو کامیاب کرے اور اس کے بہتر نتائج برآمد ہوں۔

۵۔ مورخہ [illegible] کو پنجاب سکول ایجوکیشن بورڈ چنڈی گڑھ کی طرف سے مڈل کا نتیجہ نکلا۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ۲۳ لڑکے اس امتحان میں شریک ہوئے جن میں سے ۱۲ لڑکے کامیاب ہوئے۔ اور نصرت گرلز سکول کی بھی ۲۳ طالبات امتحان میں شریک ہوئیں۔ جن میں ۱۷ کامیاب ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ کامیاب ہونے والوں کو مبارک کرے۔ آمین

۵۔ عزیز محبوب احمد صاحب ابروی کارکن فضل عمر پرنٹنگ پریس (جن کا دایاں ہاتھ گزشتہ دنوں پریس مشین میں آ گیا تھا) کو امرتسر لے جا کر ان کے زخمی ہاتھ کا ایکسرے لیا گیا۔ اور بعض ادویہ تجویز کی گئیں۔ چھوٹی انگلی اور اس کے ساتھ کی انگلی کے پورے ماؤف ہو جانے کے سبب کاٹنے پڑے۔ احباب عزیز موصوف کی کامل صحت اور جلد زخم مندمل ہو جانے کے لئے دعا فرمائیں۔

۵۔ مکرم سائیں عبدالرحمن صاحب درویش کو دمہ کی مستقل بیماری چلی آ رہی ہے۔ جس میں کبھی شدت ہو جاتی ہے اور کبھی کمی ہو جاتی ہے۔ احباب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

عاجزانہ دعا کی درخواست

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ)

میرے لڑکے عزیزم مبشر احمد سلمہ اللہ جو کافی عرصہ سے چکروں کی شدید تکلیف سے بیمار ہیں، کو ڈاکٹروں کے بورڈ نے دیکھ کر فیصلہ کیا ہے کہ ان کے کان کے اندر کے حصہ (جو دماغ کے ساتھ لگتا ہے) میں خرابی ہے اور اس کا اپریشن ضروری ہے۔ لہذا آج کی اطلاع کے مطابق عنقریب انشاء اللہ العزیز ان کا اپریشن ہو رہا ہے۔ اپریشن بہت نازک ہے جس کی وجہ سے بہت تشویش ہے۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ عزیز کے اپریشن کے کامیاب ہونے کیلئے خاص دعا اکمل فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و احسان سے اپریشن کو کامیاب فرمائے اور ہر قسم کے خطرات اور پیچیدگیوں سے اپنے فضل سے محفوظ رکھے اور کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین (الفضل مورخہ ۲۵/۴/۷۷)

تقریر برجلسہ سالانہ قادیان ۱۳۵۵ ہش (۱۹۷۶ء)

قسط اوّل

قرآن وحدیث کی پیشگوئیاں

(جو موجودہ زمانہ میں پوری ہوئیں)

از مکرم مولوی عبدالحی صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ شاہجہانپور (یوپی)

دو پہلو قرآن و حدیث کی پیشگوئیوں کے دو پہلو ہیں۔ منفی اور مثبت۔ منفی پہلو یہ ہے کہ مسلمانوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا تھا جبکہ یہ قوم اسلامی تعلیمات کی روح سے بغاوت کر کے اسلام سے روگردانی اختیار کرنے والی تھی اور یہود و نصاریٰ کے ساتھ پوری پوری مشابہت اختیار کرنے والی تھی۔ اور پھر یہود و نصاریٰ کے ہاتھوں ہی سے ان کو سزائیں ملنے والی تھیں۔ اور یہ اقوام دجّال اور یاجوج ماجوج کا لبادہ اوڑھ کر تمام دنیا میں بدی، گمراہی اور تباہی کا ایک سیلاب لانے والی تھیں۔ ان پیشگوئیوں کا مثبت پہلو یہ ہے کہ اسی قوم مسلم میں سے ایک عظیم الشان مامورِ ربانی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بروزِ کامل "ابنِ مریم" کے نام سے مبعوث ہونے والا تھا۔ جس کے ہاتھ سے کسرِ صلیب ہو کر غلبۂ اسلام کے سامان پیدا ہونے والے تھے۔

دورِ حاضر میں یہ تمام پیشگوئیاں منفی اور مثبت، ہر دو پہلوؤں کے لحاظ سے بڑی شدت اور وضاحت اور لطافت کے ساتھ پوری ہوئی اور ہو رہی ہیں۔ کہ ان کا احاطہ کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔ خلاصۃً ہی ان پیشگوئیوں میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

سُورۃ فاتحہ سورۃ فاتحہ جو قرآن کریم کا خلاصہ ہے اور نمازوں میں بار بار دہرائی جاتی ہے۔ اس کے آخری حصہ میں ان تمام پیشگوئیوں کی بنیاد بیان کر دی گئی ہے۔ اس سورۃ میں تین گروہوں کا ذکر ہے۔ اوّل منعم علیہ گروہ دوم مغضوب علیہ قوم سوم الضّالین۔ مغضوب اور ضالین سے مراد تمام مفسّرین کرام، یہود و نصاریٰ ہی لیتے رہے ہیں۔ ان دونوں گروہوں کے طور طریق سے بچنے اور منعم علیہ گروہ میں شامل ہونے کی دعا سورۃ فاتحہ میں تعلیم کی گئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"نیکوں اور بدوں کے بروز ہوتے ہیں۔ نیکوں کے بروز میں جو موعود ہے وہ ایک ہی ہے یعنی مسیح موعود۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم سے نیکوں کے بروز اور ضالین سے عیسائیوں کا بروز اور مغضوب سے یہودیوں کا بروز مراد ہے ...... وہ موعود جس کے سپرد عظیم الشان کام ہے وہ ایک ہی ہے۔ کیونکہ جس کا وہ بروز ہے یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ بھی ایک ہی ہے۔"

(الحکم ۱۰ر نومبر ۱۹۰۲ء)

نیز فرمایا:-

"غرض اس دعا میں غیر المغضوب کا فقرہ مسلمانوں کے ایک گروہ کی اس حالت کا پتہ دیتا ہے۔ جو وہ مسیح موعود کے بالمقابل مخالفت کرے گا۔ اور ایسا ہی الضّالین سے مسیح موعود کے زمانہ کا پتہ لگتا ہے۔ کہ اس وقت صلیبی فتنہ کا زور اپنے انتہائی نقطہ تک پہنچ جاوے گا۔ اس وقت جو سلسلہ خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم کیا جاوے گا۔ وہ مسیح موعود ہی کا سلسلہ ہوگا۔ اور اسی لئے احادیث میں مسیح موعود کا نام خدا تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت کاسر الصلیب رکھا ہے"

(الحکم ۳۱ر اگست ۱۹۰۱ء)

مماثلت یہود و نصاریٰ سب سے پہلے پیشگوئیوں کا منفی پہلو بیان کیا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں ایک پیشگوئی ہے کہ قال الرسول یارب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورا۔ یعنی آئندہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدّس روح زبانِ حال سے پکار اٹھے گی کہ اے میرے خدا میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ دیا ہے اور پسِ پشت ڈال رکھا ہے۔ اس کی تفصیل احادیث میں ملتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

ناجی فرقہ "لیاتینّ علیٰ امّتی ما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل ..... وان بنی اسرائیل تفرّقت علی ثنتین و سبعین ملّۃً و تفترق امّتی علی ثلاث و سبعین ملّۃً کلّھم فی النار الا ملّۃً واحدۃً۔ قالوا من ھی یارسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی۔" (ترمذی کتاب الایمان)

یعنی میری امّت پر بھی وہ حالات آئیں گے۔ جو بنی اسرائیل پر آئے تھے۔ جن میں ایسی مطابقت ہوگی جیسے ایک جوتا دوسرے جوتے کے برابر ہوتا ہے ...... بنی اسرائیل بہتّر فرقوں میں بٹ گئے تھے۔ اور میری امّت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ لیکن ایک فرقہ کے سوا باقی سب جہنّم میں جائیں گے۔ صحابہؓ نے دریافت کیا یا رسول اللہ ناجی فرقہ کونسا ہے۔ فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے طریق کو اپنائے گا۔

آج ناجی فرقہ کی حقیقت کھل کر سامنے آگئی ہے اور وہی فرقہ ہے جسے سب نے مل کر الگ کر دیا ہے۔ اور حکومتِ پاکستان کی قومی اسمبلی کے ذریعہ "غیر مسلم" ہونے کا فتویٰ لگوایا ہے۔ یہ فرقہ جماعتِ احمدیہ ہے جو صحابہ کرام کی طرح نظامِ خلافت سے وابستہ ہے۔ لہٰذا یہ بہتّر فرقے ایسے ہیں جو تشتّت و افتراق کا شکار اور یہود و نصاریٰ کا رنگ اختیار کئے ہوئے ہیں۔

ایک اور مقام پر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

"میری امت پر ایک زمانہ اضطراب اور انتشار کا آئے گا۔ لوگ اپنے علماء کے پاس رہنمائی کی امید سے جائیں گے۔ تو وہ انہیں بندروں اور سوروں کی مانند پائیں گے۔"

(کنز العمال صفحہ ۱۹۰)

ایک اور مقام پر حضور صلعم فرماتے ہیں:-

دِلوں میں وھن "ایک زمانہ آئے گا کہ امّتیں ایک دوسرے کو تم سے لڑنے کے لئے بلائیں گی۔ جس طرح کھانے والے ایک دوسرے کو کھانے کے برتن کی طرف بلاتے ہیں کسی نے عرض کیا ہم اس دن تھوڑے ہوں گے۔ فرمایا نہیں بلکہ تمہاری تعداد زیادہ ہوگی۔ لیکن تمہاری حالت سیلاب کی کوڑے کی طرح ہوگی۔ اور تمہارے دلوں میں وھن ہوگا۔ عرض کیا گیا۔ وھن کیا چیز ہے۔ فرمایا دنیا سے محبت اور موت سے ڈرنا ہے۔"

قرآن کریم کے مطالعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ یہود نامسعود میں بھی یہی صفات پیدا ہو گئی تھیں۔ جو ان کی تباہی کے لئے باعث بنیں۔ اور آج کرۂ ارض پر نگاہ ڈالنے سے ثابت ہو جاتا ہے کہ مسلمانوں کے وجود میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی بڑی صفائی کے ساتھ پوری ہو رہی ہے جس کا اعتراف اس چودہویں صدی کے آخری علماء کو بھی ہے

نام کے مسلمان ایک اور مقام پر آنحضور صلعم نے فرمایا:-

"ایسا زمانہ آئیگا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اس زمانہ کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی۔ لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ ان ہی میں سے فتنے اٹھیں گے اور ان میں ہی لوٹ جائیں گے۔ یعنی تمام خرابیوں کی جڑ یہی علماء ہوں گے۔"

(مشکوٰۃ کتاب العلم)

دورِ حاضر کے مسلمانوں اور ان کے علماء کے عقائد و کردار پر نگاہ ڈالنے سے ثابت ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے عقائد و اعمال کے اعتبار سے یہود و نصاریٰ کا پورا پورا رنگ اختیار کر رکھا ہے۔ یہود نامسعود نے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اسی لئے ظلم و ستم ڈھائے تھے اور ان کو صلیب پر لٹکا کر مارنے کی کوشش کی تھی کہ وہ یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ ایلیا نبی رتھ سمیت جسم خاکی آسمان پر زندہ چڑھ گئے ہیں۔ وہ آکر مسیح کی تصدیق کریں گے۔ تو وہ ایمان لائیں گے لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے وجود میں اس پیشگوئی کا پورا ہونا بتایا۔ آج چودہویں صدی کے مسلمان علماء نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسی لئے شدید مخالفت اختیار کر رکھی ہے کہ یہ سب بھی خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بجسم خاکی زندہ آسمان پر یقین کرتے ہیں اور ان کے آسمان سے نازل ہونے کے منتظر ہیں۔

اسی طرح دورِ حاضر کے مسلمانوں نے عیسائیت کا رنگ بھی اختیار کر رکھا ہے کہ ان کے دیوبندی، ندوی، اہلحدیثی، رابطہ عالم اسلامی، مودودی و بریلوی علماء کرام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدائی صفات دے بیٹھے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے خلاف عقیدۂ توحید کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ؎

کیوں بنایا ابنِ مریم کو خدا
سنّت اللہ سے وہ کیوں باہر رہا
کیوں بنایا اس کو باشانِ کبیر
غیب دان و خالق و حیّ و قدیر
مر گئے سب پر وہ مرنے سے بچا
اب تلک آئی نہیں اس پر فنا
ہے وہی اکثر پرندوں کا خدا
اس خدادانی پہ تیرے مرحبا
مولوی صاحب یہی توحید ہے
سچ کہو کس دیو کی تقلید ہے

٭ ٭ ٭

چندہ تحریک جدید کے مجاہدین کا معیار

دوران سال مختتمہ (نومبر ۱۹۷۵ء تا اکتوبر ۱۹۷۶ء)

از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے وکیل المال تحریک جدید قادیان

(۱)

باوجودیکہ متعدد متمول مسلم ممالک موجود ہیں جن کی دولت دنیا میں سب سے بڑھ گئی ہے اور دیگر ممالک میں بھی ایک کثیر تعداد متمول مسلم افراد کی ہے۔ تاہم ان کے ساتھی شرمندہ ہیں کہ ان کو اشاعت اسلام کی طرف توجہ نہیں چنانچہ ہفت روزہ الجمعیۃ دہلی رقمطراز ہے کہ

"مزید شرم کی بات تو یہ ہے کہ خود ہمارے ملک میں آج ہندوؤں میں سینکڑوں کی تعداد میں ایسی مذہبی شخصیتیں ہیں جو ساری دنیا میں اپنے دھرم کی تبلیغ کر رہی ہیں جب کہ ہمارے پاس ایک بھی ایسی شخصیت نہیں..... ایک مذہبی اور ملی ادارہ کے لئے چند لاکھ روپیہ جمع کرنا بھی مشکل ہے" (۱۵ مارچ ۱۹۷۶ء)

اس وقت امت مسلمہ کی ایسی غفلت باعث تأسف ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں غلبہ میں ایک تڑپ پیدا کر دی ہے کہ وہ حق کو شناخت کریں اور اس بارے میں بعض امور کی تحقیق میں کروڑوں روپیہ صرف کر رہے ہیں جس حقیقت تک وہ پہنچتے ہیں خواہ وہ اس کے مذہب کی بنیاد پر تبر رکھنے کے مترادف ہو وہ اسے ظاہر کرنے میں دریغ نہیں کرتے۔ مثلاً وفات مسیح علیہ السّلام کے سلسلہ میں کفن مسیح کے بارے میں ریسرچ کر کے یہ بار بار اعلان کیا گیا ہے کہ یہ کفن اصل ہے اور وہی ہے جس میں واقعہ صلیب سے حضرت مسیح کو اُتارنے کے بعد مرہم لگا کر آپ کو لپیٹا گیا تھا۔ اور اس کے مختلف سائنسی تجزئے اور تجارب ثابت کرتے ہیں کہ اس واقعہ سے اُتارے جانے کے بعد آپ زندہ تھے۔

ایسے امور سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کی تائید میں دیگر ہزاروں نشانات کے علاوہ ایسے تاریخی مواد کی طرف محققین کو متوجہ کر رہا ہے جس سے احقاق حق اور ابطال اور کسر صلیب اور احیاء و غلبۂ دین اسلام کی راہ ہموار ہو۔ نیز جماعت احمدیہ کو شدید نقصان پہنچانے کی جو کوشش ہوتی ہیں اُن کو اللہ تعالیٰ ناکام فرماتا ہے اور جماعت احمدیہ کی سلامتی اور ترقی کے سامان پیدا فرماتا ہے۔ اور جماعت دن دونی اور رات چوگنی ترقی پا رہی ہے۔

جماعت احمدیہ کی مساعی بالکل ناچیز تھیں اور ان کی مالی پیشکش کا آغاز نہایت ہی معمولی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے ان مساعی کو پروان چڑھایا اور حیران کن نتائج پیدا کئے اور روز افزوں ترقیات کے سامان فرماتا ہے۔

(۲)

ہمارا عظیم مقصد عظیم قربانیوں کا طالب ہے۔

ساری دنیا کو حلقہ بگوش اسلام کرنا ایک عظیم کام ہے جسے پورا کرنا عظیم ہمت مال اور اولاد کے وقف کی عظیم قربانیوں کا طالب ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے جو ہو کے رہے گی۔ اور اللہ تعالیٰ کی پشت پناہی جماعت احمدیہ کو حاصل ہے اور اس کے مامور و مرسل (علیہ السّلام) نے جماعت احمدیہ میں اسی وعدۂ الٰہی کو بروئے کار لانے کے لئے ایک عجیب روح یقین اور جذبۂ قربانی پیدا فرمایا ہے جس کا مظاہرہ ہر ملک میں ہر سال ہوتا رہتا ہے۔

آج سے ترپّن سال پہلے حضرت مصلح موعودؓ نے جو فرمایا تھا کہ

"ہماری جماعت کی ترقی کا زمانہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت قریب آگیا ہے اور وہ دن دور نہیں جب کہ افواج در افواج لوگ اس سلسلہ میں داخل ہونگے اور وہ زمانہ آتا ہے کہ گاؤں کے گاؤں اور شہر کے شہر احمدی ہونگے اور ابھی سے مختلف اطراف سے خوشخبری کی ہوائیں چل رہی ہیں"

(انوار خلافت صفحہ ۱۱۵، ۱۱۶)

اس وقت جماعت احمدیہ کی تعداد صرف چند لاکھ تھی اور بطور جماعت بیرون ہند کے صرف ایک دو ممالک میں تھی۔ لیکن اب اکناف عالم میں پھیلی ہوئی جماعت کی تعداد ایک کروڑ سے بڑھ چکی ہے۔ اور اس کی مؤثر مذہبی کارکردگی دیگر مذاہب محسوس کرتے ہیں اور اس کے قریباً اڑہائی کروڑ روپیہ سالانہ چندہ برائے تبلیغ وغیرہ کے علاوہ ۱۹۸۹ء میں ہونے والی صد سالہ جوبلی تک تراجم قرآن مجید و تعمیر مساجد اور قیام دیار التبلیغ کی تیاری کے لئے بارہ کروڑ روپیہ فراہم کیا جا رہا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا:۔

۱۔ "تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے" (الفضل ۲۷ ۔۔۔)

۲۔ "جن کے دل میں مرض ہو ان کے پاس اگر کروڑوں روپیہ ہو تب بھی وہ کہیں گے کھانے کو نہیں ملتا چڑے کہاں سے دیں لیکن مومن کے پاس کچھ نہ ہو تب بھی یہی کہے گا کہ لبیک اللّٰہ حاضر ہوں۔ جن کے ذریعہ فتح ہوگی وہی ہیں جن کے دل ہر قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ جو مشکلات تکالیف میں زیادہ قربانی کرتے ہیں۔ انہی لوگوں کی کوشش سے فتح ہوتی ہے۔ اور انہی لوگوں سے اللہ تعالیٰ کی برکات نازل ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جماعت احمدیہ کو قائم رکھنے والے یہی لوگ ہیں جو مصیبت میں قدم آگے بڑھاتے ہیں اور کسی صورت میں بھی پیچھے ہٹنے کا نام نہیں لیتے"

۳۔ "یہ درست ہے کہ قحط اور مہنگائی کے دن ہیں اور اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں لیکن یہ بھی تو ویسا ہی درست ہے۔ کہ ایسے ایام میں مرکز کے اخراجات بھی بجٹ سے بڑھ جانے ضروری ہیں۔ لیکن اگر بجٹ سے بھی آمد کم ہو جائے تو آپ خود سمجھ لیں کام کرنے والوں کی تکلیف کتنی بڑھ جائے گی۔ مخلص اور غیر مخلص میں فرق ہوتا ہے۔ غیر مخلص قحط اور تنگی کے وقت گھبرا جاتا ہے اور نہیں جانتا کہ اسے کیا کرنا چاہیئے۔ مخلص یہ کہتا ہے کہ کچھ تنگی خدا نے بھیجی ہے کچھ میں اپنے اوپر خوشی سے وارد کر لیتا ہوں تا خدا تعالیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہو اور وہ میری تنگیوں کو دور کر دے۔ پس مخلص بنیں اور قربانیوں میں اور بھی بڑھیں اور مرکزی چندوں کی بجائے کم کرنے کے زیادہ کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کی برکتیں نازل ہوں اور سلسلہ کے کام نہ رکیں آخر سلسلہ کے کام آپ نہ کریں گے تو کون کرے گا میں دیکھتا ہوں کہ بعض اسی تنگی کے دنوں میں آگے سے بھی زیادہ قربانیاں کر رہے ہیں۔ جو کچھ وہ کر سکتے ہیں وہ آپ بھی کر سکتے ہیں..... اخلاص اور ایمان کے طریق سیکھو اور دین کی خدمت کر...

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا

"یاد رکھو! یہ تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس لئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا۔ اور اس کی راہ میں جو روکیں ہونگی۔ ان کو بھی دُور کر دیگا۔ اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خدا تعالیٰ اس کو برکت دے گا۔ پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اُٹھا کر دین کی مضبوطی کیلئے کوشش کی۔ اور ان کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہوگا۔ اور آسمانی نور اُن کے سینوں سے اُبل کر نکلتا رہے گا۔ اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا"

"پس اے دوستو! مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لے لو۔ کہ اس اُمت پر پھر یہ دن نہیں آئیں گے"......

"تحریک جدید میں اخلاص سے حصہ لینے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب کا مُقام عطا فرمائے گا"

خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کریں گے
(بدر ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۳ء)

۴- "اگر کسی جگہ کا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سُست ہوگا۔ اور اُن کی سُستی کی وجہ سے جماعت کے لوگ تحریک میں حصہ لینے سے محروم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کریگا۔ بلکہ وہ کہے گا کہ تم میں سے ہر شخص سیکرٹری اور پریذیڈنٹ تھا۔ اور تمہارا فرض تھا کہ جب کوئی پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سُستی میں مبتلا تھا۔ تو تم خود اس کی جگہ کام کرتے"
(الفضل ۱۵ جنوری ۱۹۳۷ء)

۵- "وہ جماعتیں یا جماعتوں کا وہ حصہ جن کی آمد مشاہرہ نہیں۔ بلکہ ماہانہ ہوتی ہے۔ ان سے چندے ماہوار ہی وصول ہو جانا چاہئیں۔ ہمیں آخر سال میں زیادہ کوفت برداشت نہ کرنی پڑیگی .... اور ہماری روحانیت ترقی کریگی۔ کیونکہ روحانی غذا جو معین وقفہ کے بعد کھائی جائے اس سے روحانیت ترقی کرتی ہے۔ سو ضروری ہے کہ روح کو روحانی غذا معین اوقات میں پہنچتی رہے۔ ورنہ جسمانی بیماریوں کی طرح روحانی امراض اور عوارض روح کو لاحق ہو جاتے ہیں ...... پس ...... چندے ہر ماہ بعد اور بعض کو ہر چھ ماہ بعد ادا کرنے ضروری ہیں۔ اگر ایسا نہیں کریں گے تو خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر قربانیوں کے نتیجہ میں جو برکتیں اور رحمتیں ہمارے لئے مقدر ہیں وہ اُنہیں نہیں ملیں گی۔ اور ان میں روحانی کمزوری پیدا ہو جائیگی"
(بدر ۵ شہادت ۱۳۵۵ ہش صفحہ ۷)

(۳)

حضرت مُصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ :-
"جہاں تک تحریک جدید کے کاموں کو چلانے کا کام ہے۔ جماعت نے اس معاملہ میں بے نظیر قربانی پیش کی ہے۔ اور ہر قربانی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کو آئندہ اس سے بڑھ کر قربانی کرنے کی توفیق دی جاتی ہے"

(و) - ذیل میں دو نقشے پیش کئے جاتے ہیں۔ تا احباب اور جماعتیں قربانی کے میدان میں قدم بڑھا سکیں۔ معاونین خاص تحریک جدید کی کم از کم شرح پانچ صد روپیہ ہے۔ جس میں گذشتہ سال ذیل کے احباب نے شرکت فرمائی۔ فجزاهم اللہ احسن الجزاء۔

قادیان :-
مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ۔ مکرم ملک بشیر احمد صاحب ناصر۔

کلکتہ :-
مکرم میاں محمد صدیق صاحب بانی مرحوم۔ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ۔ عزیزہ شکیلہ اختر صاحبہ دختر۔ مکرم میاں منیر احمد صاحب بانی۔ مکرم میاں نصیر احمد صاحب بانی۔ مکرم میاں شریف احمد صاحب بانی۔
خاندان مکرم میاں محمد عمر صاحب سہگل۔ خاندان مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل۔ مکرم میاں محمد حسین صاحب۔ مکرم میاں محمد رفیع صاحب مکرم میاں محمد ظفر صاحب۔ مکرم شہزادہ پرویز صاحب۔

یادگیری :-
مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب

حیدرآباد :-
مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب۔ مکرم سیٹھ فاضل کرم علی صاحب مرحوم۔

چنتہ کنٹہ :-
مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب۔ مکرم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب۔

اڑیسہ :-
مکرم سید یعقوب الرحمٰن صاحب سونگھڑی۔

بہار :-
مکرم سید فضل احمد صاحب اور ینوی ایڈیشنل آئی۔ جی۔ پولیس پٹنہ۔

یوپی :-
مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب شاہجہانپور۔

(ب) - ذیل کے نقشہ میں ظاہر کیا گیا ہے کہ ہر جماعت نے مجموعی طور پر کتنے فیصدی

چندہ بشمول بقایا گذشتہ سال ادا کیا ہے۔ اُمید ہے جماعتیں اپنے معیار کو بہت زیادہ بلند کریں گی۔ اور اگر اس نقشہ میں کسی طرح کی غلطی ہو تو صیغہ وکالت مال سے مہربانی کرکے درستی کے لئے رابطہ پیدا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ سب کے ایمان و اموال میں بہت برکت عطا کرے اور خدمت سلسلہ کی بہت توفیق عطا کرے۔ آمین

(الف)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مندرجہ ذیل جماعتوں سے ۹۱ سے ۱۰۰ فیصد وصولی ہوئی

پنجاب :-
۱- قادیان

۲- **بنگال :-**
کلکتہ

۳- **آسام :-**
ڈبرو گڑھ

۴- **اُڑیسہ :-**
تالبر کوٹ - نانیکا گوڈا - نیا گڑھ -

۵- **آندھرا :-**
ورنگ آباد - جڑ چرلہ - کرنول - چنتہ کنٹہ -

۶- **بہار :-**
آڑھا - بتھونی - پٹنہ - پاکوڑ - گوپال گنج - مظفر پور - بلہر - ارول - پھول بنی -

۷- **جموں و کشمیر :-**
خریال - لولاب - ہمو ساں -

۸- **راجستھان :-**
کشن گڑھ

۹- **کرناٹک :-**
اڈپکلور - انگی - شیموگہ

۱۰- **کیرالہ :-**
ٹیلیچری - کوچین -

۱۱- **مہاراشٹر :-**
بمبئی

۱۲- **مدھیہ پردیش :-**
لبنہ پردہ -

۱۳- **یوپی :-**
بنارس - شاہجہانپور - کانپور - کھریا - بھاگی پور -

(ب)

۷۱ سے ۹۰ فی صد ادا کرنے والی جماعتیں -

۱- **اڑیسہ :-**
سونگھڑہ - کوٹپا - کیندرہ پاڑہ -

آندھرا :-
سکندرآباد

بہار :-
گیا - بڑاری -

جموں و کشمیر :-
ٹڈھانوں - اونہ گام - باندی پورہ -

کیرالہ :-
پینگاڈی -

(ج)

۵۰ سے ۷۰ فی صد چندہ ادا کرنے والی جماعتیں۔

۱- **اڑیسہ :-**
ارکہ پٹنہ - پینکال - چودوار - پدن پدا - غنجہ پاڑا - کرڈاپلی -

۲- **آندھرا :-**
حیدرآباد - وڈمان -

۳- **بہار :-**
برہ پورہ - بھاگلپور - مہو بھنڈار - موسی بنی - مانسر - خانپور ملکی - مونگھیر -

۴- **تامل ناڈو :-**
مدراس -

۵- **جموں کشمیر :-**
سلواہ گورسائی - بھدرواہ - پیار کوٹ - پھوپٹر - رشی نگر - ہاری پاری گام -

۶- **کرناٹک :-**
تیماپور

۷- **کیرالہ :-**
ایراپورم - کالیکٹ - کوڈالی -

ہمارا عظیم مقصد عظیم قربانیوں کا طالب ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ
"یہ خدائی وعدہ ہے جو انشاء اللہ ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ ہر وہ طاقت جو اس کی راہ میں حائل ہوگی ذلیل و ناکام کر دی جائے گی۔ بے شک ہم کمزور ہیں۔ مگر جس خدا کی طرف ہم منسوب ہوئے وہ کمزور نہیں۔ بے شک ہم گنہگار ہیں، ہم سے غلطیاں بھی ہوتی ہیں لیکن اپنے رب سے ہرگز مایوس نہیں ہیں .... ہماری ہر حرکت جس جہت کی طرف بھی ہوگی وہاں پر اسلام کا جھنڈا گاڑا جائیگا۔ اور وہ ہماری حقیر کوششوں میں غیر معمولی برکت دیگا"

(بدر ۳۱ مارچ ۱۹۶۶ء)

سیدنا حضرت مُصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :-
"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سال کے آخر میں دے دیں گے بعض اوقات وہ دے ہی نہیں سکتے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ اسے چھوڑا جائے۔ جو لوگ ملازمت میں ایک دن پہلے شامل ہوتے ہیں وہ ساری عمر سینئر رہتے ہیں اسی طرح یہ سمجھ لو کہ خدا کے انعام پہلے اس پر ہونگے جو پہلے شامل ہوتا ہے"

مولوی ثناء اللہ صاحب کا اعتراف

دورِ حاضرہ کے ان غیر احمدی علماء کرام کو خود بھی پورا پورا اعتراف ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پُر عظمت پیشگوئیاں بڑی وضاحت کے ساتھ پوری ہو چکی ہیں اور آج واقعی یہ لوگ یہود و نصاریٰ کے پورے پورے مثیل بن چکے ہیں مخالف احمدیت مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری فرماتے ہیں:۔

"نام کے بنی اسرائیل تو آنکھوں سے اوجھل ہو گئے اور صفحۂ دنیا سے حرفِ غلط کی طرح مٹ گئے مگر آہ کام کے بنی اسرائیل اب بھی موجود اور ترقی پذیر ہیں ہم نے سجادہ نشینی کا فخر حاصل کیا اور عنانِ اسرائیلی ہاتھ میں لے لی اور اپنا گھوڑا گھوڑ دوڑ میں بنی اسرائیل سے بھی آگے بڑھا دیا صادق و مصدوق فداہ ابی و امی رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے آج سے پونے ۱۴ سو برس قبل ہماری اسی شاہسواری اور گوئے سبقت کی پیش بندی کی ان الفاظ میں پیشگوئی فرمائی تھی کہ یقیناً میری امت سے بھی لوگ ہو بہو بنی اسرائیل کی طرح افعالِ بد میں منہمک ہونگے حتیٰ کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی ماں سے زنا کیا ہوگا تو میری امت میں بھی ماں سے زنا کرنے والے افراد موجود ہوں گے واقعہ یہ ہے کہ آج ہم مدعی اہلحدیث بھی حذو النعل بالنعل بنی اسرائیل کی طرح ہر معاملہ میں زر پرستی کاسہ لیسی خوشامد و چاپلوسی وغیرہ کو معبودِ برحق سمجھ کر اس کی پوجا کرنے لگے"

(اہلحدیث ۲۵ ستمبر ۱۹۳۱ء)

"آہ ہم کیا ہیں۔ ہمارے قویٰ مسلوب ہو چکے ہماری اعتقاد ہو چکی اعضاء کمزور ہو چکے حقانی تڑپ ہمارے دلوں سے مفقود ہو چکی ہے۔ بلکہ ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ تمام اعضاء مر چکے فقط ایک ذہن اور اس میں زبان باقی ہے"۔

(اہلحدیث ۱۴ مارچ ۱۹۳۱ء)

"سچی بات یہ ہے کہ ہم میں سے قرآن مجید بالکل اٹھ چکا ہے فرضی طور پر ہم قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں مگر واللہ دل سے اسے معمولی اور بہت معمولی اور بے کار کتاب جانتے ہیں"۔

(اہلحدیث ۱۴ جون ۱۹۱۲ء)

"ایسا زمانہ آئے گا کہ اسلام کا نام رہ جائے گا اور قرآن کا رسم خط اس وقت کے مولوی آسمان کے تلے بدترین مخلوق ہونگے سارا فتنہ و فساد انہیں کی وجہ سے ہوگا۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ آجکل وہی زمانہ آگیا ہے"۔

(اہلحدیث ۲۵ اپریل ۱۹۲۰ء)

علامہ اقبال کا اعتراف

علامہ اقبال فرماتے ہیں:۔

ہاتھ بے زور ہیں الحاد سے دل خوگر ہیں
امتی باعثِ رسوائی پیغمبر ہیں
بت شکن اٹھ گئے باقی جو رہے بت گر ہیں
تھا براہیم پدر اور پسر آذر ہیں
شور ہے ہو گئے دنیا سے مسلماں نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

پس غیر احمدیوں کے وہ علماء اور مذہبی جو احمدیت کے بدترین مخالف ہیں وہ خود اعتراف کر رہے ہیں کہ قرآن و حدیث کی وہ پیشگوئیاں جن کی رو سے مسلمان یہود و نصاریٰ سے مشابہت اختیار کرنے والے تھے وہ سب ان کے اپنے وجودوں میں پوری ہو رہی ہیں لہٰذا قرآن و حدیث میں یہود و نصاریٰ کے متعلق جو کچھ ان کی برائیاں بیان کی گئی ہیں وہ پیشگوئیوں کے طور پر من وعن قوم مسلم کے وجود میں پوری ہو رہی ہیں کیونکہ قرآن ایک قصہ گو کی طرح نہیں بلکہ اس کے ہر واقعہ کے نیچے ایک پیشگوئی بھی ہوتی ہے اس اعترافِ حقیقت کے بعد غیر احمدی علماء کرام کو یہ اعتراف بھی کرنا پڑے گا کہ مسیح و مہدی کا ظہور بھی ہو چکا ہے۔ جو ان پیشگوئیوں کا مرکزی نکتہ ہے

یہود و نصاریٰ کے ہاتھ سے سزا

جب مسلمانوں نے یہود و نصاریٰ کے ساتھ کامل مشابہت پیدا کر لی اور اسلامی تعلیمات کی رو سے بغاوت اختیار کر لی تو اللہ تعالیٰ نے ان نام کے مسلمانوں کے لئے سزا بھی انہیں اقوام کے ہاتھ سے مقدر کر دی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا
رسولِ حق کو مٹی میں سلایا
مسیحا کو فلک پر ہے بٹھایا
یہ توہین کر کے پھل ایسا ہی پایا
اہانت نے انہیں کیا کیا دکھایا
خدا نے پھر انہیں اب سے بلایا
کہ سوچو حسرت خیر البرایا
ہمیں یہ راہ خدا نے خود دکھائی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اللہ تعالیٰ نے آخری زمانہ کے بداعتقاد اور گمراہ اور بدنام مسلمانوں کی سزا کے لئے عیسائی قوم کو مقرر کیا ہے اور اس سلسلہ میں بھی بڑی عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں جو دورِ حاضر میں پوری ہو رہی ہیں ان پیشگوئیوں میں بتایا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں عیسائیت کو اور دجال کو اور یاجوج ماجوج کو تمام دنیا پر غلبہ حاصل ہوگا اور ان کے خاتمہ کے لئے اللہ تعالیٰ مسیح موعود کو کھڑا کر دے گا بیک وقت تین اقوام ساری دنیا پر غالب نہیں آ سکتیں پس یہ تینوں نام ایک ہی قوم کے ہیں اور آج مشاہدہ بھی اس کی تائید کر رہا ہے۔ یہ عیسائی قوم ہے جو آج دنیا پر غالب ہے دجال کے لفظ میں اس کی مذہبی حیثیت بتائی گئی ہے کیونکہ یہ لوگ دجل اور فریب سے مسیح کی سچائی کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں روس کا مذہب بھی عیسائیت تھا۔ مگر زار روس کی تباہی کے بعد وہاں کمیونزم غالب آگیا اور وہاں سے عیسائیت کا خاتمہ ہو گیا اور اس طرح یہ قوم یاجوج ماجوج کی صورت میں دو حصوں میں بٹ گئی۔

دجال کی حقیقت

رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے دجالی فتنہ کو انتہائی خطرناک قرار دیا ہے حدیث میں آتا ہے ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّیْ اُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا نَبِیٌّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ یعنی حضورؐ نے پھر دجال کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ وہ اتنا بڑا فتنہ ہے کہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور ہر نبی دجالی فتنہ سے اپنی قوم کو ڈراتا آیا ہے۔

(مشکوٰۃ)

قرآن کریم میں دجال کا لفظ نہیں ہے مگر سب سے بڑا فتنہ جو برپا ہونے والا تھا۔ اس کا تعلق عیسائی قوم سے ہی اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا

یعنی قریب ہوگا کہ آسمان پھٹ جائیں اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں اس عقیدہ کی وجہ سے کہ انہوں نے رحمٰن خدا کا بیٹا بنا رکھا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ عیسائی قوم ہے جو ابن اللہ کا عقیدہ رکھتی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجالی فتنہ سے بچنے کا علاج بتاتے ہوئے فرمایا:۔

فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ الْكَهْفِ (مشکوٰۃ ذکر الدجال)

پھر فرمایا:۔

مَنْ قَرَأَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِنْ اٰخِرِهَا ثُمَّ خَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ۔ (کنز العمال)

یعنی جو شخص سورہ کہف کی ابتدائی اور دس آخری آیات پڑھے گا اس پر دجال مسلط نہیں ہوگا چنانچہ سورہ کہف کی ابتدائی آیات میں صلیبی عقیدہ کی برائی بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا یعنی یہ نبی ان لوگوں کو ڈرائے جو کہتے ہیں خدا نے بیٹا بنا لیا ہے كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ یہ بڑی خوفناک بات ہے جو ان کے منہوں سے نکلتی ہے۔

سورہ کہف کی آخری آیات میں یاجوج ماجوج کے فتنہ اور اس کا سیاسی غلبہ اور صنعتی ترقی بتائی گئی ہے اور یہ سب باتیں ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ پس عیسائیت، دجالیت اور یاجوج ماجوج کے فتنے دراصل ایک ہی مسلک کے مختلف پہلو ہیں اور دورِ حاضرہ کی برسرِ اقتدار عوام ہیں جنہوں نے پوری دنیا کو دو حصوں میں بانٹ رکھا ہے۔

دجال کی سواریاں اور ایجادات

دجال کی اور علامتیں بھی حدیث میں بتائی گئی ہیں فرمایا:۔

تحتہ حمار اقمر طول کل اذن من اذنیہ ثلاثون ذراعًا

کہ اس دجال کی سواری روشن گدھا ہوگا جس کے دونوں کانوں کے درمیان تیس گز کا فاصلہ ہوگا اس سے مراد ریل ہے جو بجلی سے روشن ہوتی ہے اور انگریز عیسائیوں کے دورِ اقتدار کی ایجاد ہے۔ احادیث میں دجال کے گدھے کے کانوں کی طرح یاجوج ماجوج کے بھی لمبے لمبے کان بتائے گئے ہیں جو ان کا اوڑھنا بچھونا ہونگے اس سے مراد ریڈیو ٹیلیفون وائرلیس وغیرہ اس قوم کی دورِ اقتدار کی ایجادات ہیں جو آج انسانی زندگی میں اوڑھنا بچھونا بنی ہوئی ہیں۔ پھر فرمایا:۔

"زمین اس کی سرعتِ رفتار سے سمٹتی چلی جائے گی وہ بادلوں کو اپنے زورِ بازو سے قابو میں کرے گا سورج کو اس کے غروب ہونے کی جگہ سے پیچھے چھوڑ دے گا۔ سمندر میں گھسے گا جو اس کے ٹخنوں تک آئے گا اس کے آگے ایک دھوئیں کا پہاڑ (باقی ص ..)

حیاتیاتی سائنس

اینگزائٹی نیوروسس اور اس کا علاج

مکرم ڈاکٹر مصدق احمد شاہ صاحب دیونا منڈی۔ ضلع گجرات پاکستان

جب کسی انسان کے ذہن میں یکایک یا بتدریج کسی وجہ سے یا بغیر کسی ظاہری وجہ کے کسی قسم کے ڈر یا خوف کے احساسات پیدا ہو جائیں (جنہیں عام لوگ ڈر جانا یا "کسر ہو جانا" یا جنات کا سایہ پڑ جانا بھی کہتے ہیں۔) کسی کے ذہن میں ہر وقت موت کا خوف سمایا رہتا ہے کسی کے ذہن میں اپنی بھاری ذمہ داریوں کی ادائیگی میں کوتاہی کا خوف لاحق رہتا ہے۔ اور کسی کے ذہن میں ہر وقت روپیہ پیسہ ضائع ہو جانے کا خوف لگا رہتا ہے پھر وہ بیچارہ انسان اپنی پوری خود اعتمادی کے استعمال کے باوجود جب ان احساسات خوف کو اپنے ذہن میں سے نہ نکال سکے تو ایسی ذہنی کیفیت کو میڈیکل اصطلاح میں "اینگزائٹی نیوروسس" کہتے ہیں۔

پھر اگر یہی احساسات خوف جسم کے اعصابی "واگس سسٹم" VAGUS SYSTEM کے ذریعے دماغ کو متاثر کریں تو DEPRESSION (ڈیپریشن) CONFUSION (کنفیوژن) INSOMNIA (انسومنیا) وغیرہ کا موجب بن جاتے ہیں۔ اگر گردن کے پٹھوں کو متاثر کریں تو ان میں تناؤ یا TENSION پیدا کر دیتے ہیں۔ یا سر میں عجیب و غریب قسم کے درد اور الٹیاں (قے) وغیرہ پیدا کر دیتے ہیں نیز مرگی ہسٹیریا اور جسم کے مختلف اعضاء میں فالجی کیفیتیں پیدا کر دیتے ہیں۔ چھاتی کی جانب بڑھیں تو پھیپھڑوں کی مختلف بیماریاں۔ دل کے ذریعے خون کے دباؤ میں کمی بیشی یعنی ہائی یا لو بلڈ پریشر دل کی دھڑکن ضعف وغیرہ پیدا کر سکتے ہیں معدے کی طرف بڑھیں تو جگر کے نظام کو متاثر کرتے ہیں۔ ACIDITY اور GASES (گیسز) (تیزابیت) کا عارضہ بناتے ہیں انتڑیوں میں پہنچ کر سخت قبض یا اسہال کا موجب بنتے ہیں گردوں پر اثر انداز ہو کر پیشاب میں زیادتی اور ذیابیطس SUGAR کی علامات بنا سکتے ہیں۔

یہ علامات مرض بالعموم بہت ہی حساس طبیعت کے حامل لوگوں کو لاحق ہوتی ہیں جن کے BRAIN CELLS (دماغی خلیات) ہر وقت کسی نہ کسی طرح میں مصروف رہیں یا جنہیں اکثر شدید قسم کی دماغی مصروفیت (OVER MENTAL WORK) سے واسطہ رہتا ہے۔ مگر یہ قابل رحم لوگ نہ تو کسی قسم کی تفریح کی طرح کے ذریعے جسم کو مصروف کر کے BRAIN CELLS کو آرام پہنچا سکیں تاکہ وہ کچھ سستا کر اپنی طاقتیں بحال کر سکیں اس کے لئے ضروری نہیں کہ سینما بینی یا تاش کھیلی جائے۔ بلکہ دینی کتب کا مطالعہ یا بیوی کے ساتھ گھر کے کام کاج میں ہاتھ بٹانا اور باغبانی وغیرہ بھی عمدہ مشغلے ہیں۔ اور نہ ہی ان کے لئے طاقت دینے والی غذائیں استعمال کرنے کا اہتمام ممکن ہو۔ یعنی پستہ، بادام، مغز یا تیل وغیرہ۔ پھر ایسے لوگ اپنے آپ پر ظلم اس طرح کرتے ہیں تیز چائے یا تیز سگریٹ پی کر ان دماغی خلیات کو چوکس رکھ کر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ ان پر ڈالتے رہتے ہیں۔

اب ظاہر ہے کہ ان حالات میں یہ ننھی منی اور نازک و لطیف سی مخلوق دماغی خلیات اس زیادتی کو کب تک برداشت کر سکیں گے آخر ایک نہ ایک دن یہ بیچارے تنگ آکر ہار کر اپنا اپنا کام چھوڑ دیں گے۔ تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ دماغ کا سوچ سمجھ کا نظام یعنی (THINKING PROCESS) فوری طور پر معطل ہو جائے گا دماغ میں روشنی کے بجائے تاریکی ہو جائیں گے اور وہ انسان کچھ یوں محسوس کرنے لگے گا جیسے چاروں طرف اندھیرے ہی اندھیرے ہیں۔ جیسے اس کی ساری طاقتیں جواب دے گئی ہیں۔ جیسے اس کی یادداشت بالکل ختم ہو گئی ہے جیسے وہ اپنے آپ کو ہی بھول گیا ہے۔ جیسے اس کا سفر کسی ایسے بیابان یا صحرا میں شروع ہو گیا ہے جہاں پر نہ تو کوئی خضر راہ ہو اور نہ ہی نشان منزل!

اس مرض کا زیادہ تر شکار ایسی نوجوان عورتیں ہوتی ہیں جو بہت ہی ذہین حساس۔ خوش ذوق۔ خوش پوش بردبار۔ حلیم۔ ذمہ دار ہوں اور ان کی شادی ملک میں مروج عمر کے حصے یعنی سولہ اور پچیس سال کے درمیان نہ ہو سکی ہو انہیں اینگزائٹی نیوروسس کی علامات لاحق ہو جاتی ہیں۔

اب آیئے اس مرض کے مروجہ معالجات کی طرف! ہیں تو یہ بہت سارے تاہم ان میں سے معتبر اور مروج علاج اس وقت تک دو ہی ہیں ایک تو یہ کہ وقتی طور پر مریض کے ذہن میں سے اس خیالی خوف کو مٹانے کے لئے اس کے خیالات کو پراگندہ کر دیا جائے دوسرے یہ کہ ماہرین دماغی امراض ایسے مریض کے دماغی خلیات میں سے مناسب طریق سے بجلی کی لہر گذار کر اور مختلف قسم کی مسکن اعصاب ادویات TRANQUILLISERS کھلا کر دماغی طور پر سلا دیتے ہیں تاکہ اس نیند کے زمانہ میں کمزور خلیات آرام کر سکے اور اپنی طاقتوں کو بحال کر کے اپنے فرائض کو سرانجام دینے کے قابل ہو جائیں اور اسی مصنوعی نیند کے وقت میں ہی ذہن سے وہ خیالی خوف خود بخود ہمیشہ کے لئے نکل جائے اسی طرح ذہن میں خود اعتمادی بھی پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

تاہم یہ طریق علاج خاصہ مہنگا بھی ہے اور خاصہ لمبا اور پیچیدہ بھی نیز اس میں شرح شفا بھی تسلی بخش نہیں۔

البتہ اس مرض سے محفوظ رہنے کے لئے ایک قدیم اور ایک جدید طریق علاج ایسا بھی ہے جس سے بفضل اللہ تعالیٰ کامل شفا بھی حاصل ہوتی ہے اور زیادہ مشکل بھی نہیں۔

اس کا اوّلین علاج تو پچھلی رات اٹھ کر اللہ تعالیٰ سے ہر معاملہ کے احسن حل کے لئے اور اپنی مشکل کشائی کیلئے گریہ وزاری سے اپنی درخواست تب تک پیش کرنی چاہئیے جب تک نتائج حسب منشاء نہ نکل آئیں اس سے فوری فائدہ ہوگا کہ خدا کے حضور ہیتھ سارد لینے کے بعد ردّ عمل کے طور پر طبیعت میں ایک سکون اور بشاشت کی کیفیت پیدا ہو جائے گی پھر اللہ تعالیٰ کی تدبیر بھی اپنے مناسب وقت پر خود بخود سارے معاملات خوش اسلوبی سے حل کر دے گی۔

اس سلسلے میں دوسرا طریق علاج جرمن حیاتیاتی سائنسدانوں اور دیگر معالجاتی محققین نے I.C.S (INORGANIC CELL SUBSTANCES) پر تحقیقات کے دوران دریافت کیا ہے اور وہ یہ کہ انسانی دماغ خلیات میں جب (ICS-KAPO) کی نسبت میں کمی واقع ہو جائے تو سوچ سمجھ کا نظام مستقل ہو کر ANXIETY کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں لہذا ایسی ذہنی کیفیت کے لئے دماغی خلیات کو اگر کچھ عرصہ تک I.C.S مناسب مقدار میں کھلایا جائے تو آہستہ آہستہ دماغی خلیات کی کھوئی ہوئی طاقتیں بحال ہو کر خود بخود تمام علامات مرض ختم ہونا شروع ہو جاتی ہیں اسی طرح دوسرے جسمانی نظاموں کے لئے بھی مختلف I.C.S استعمال کر کے حیرت انگیز شفایابی کے ریکارڈ قائم کئے گئے ہیں خاص طور پر ذہنی اور اعصابی امراض کے علاج کے لئے تو اللہ تعالیٰ نے بنی نوع بشر پر اس طریق علاج سے بڑا احسان فرمایا ہے۔

پیشگوئی ... ہوگا اور دیکھئے ایک سبز سبز پہاڑ ہوگا وہ پکار پکار کر ایسی آواز سے جو دونوں کناروں تک سنی جائیگی کہے گا میری طرف آؤ میرے دوستو آؤ میری طرف میرے پیارو اور مجھے چاہنے والو"۔ (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۴۷)

اس حدیث میں دجال کی ایجادات ریل ہوائی جہاز ریڈیو ٹیلیفون بحری بیڑے موٹر وغیرہ تیز رفتار سواریوں کی کیفیت بتائی گئی ہے جو دور جدید کی پیداوار ہیں۔ یہ تمام پیشگوئیاں اس رنگ میں آج کرۂ ارض پر پوری ہو رہی ہیں کہ کوئی مقام ان نئی ایجادات سے خالی نہیں ہے۔ گویا دورِ حاضر میں قرآن و حدیث کی یہ پیشگوئیاں زمین کے چپہ چپہ میدانوں اور پہاڑوں کے ذرہ ذرہ پانیوں اور سمندروں کے قطرہ قطرہ اور فضاؤں کی بلندیوں اور اس کی ہر ہر لہر پر دن رات پوری ہو رہی ہیں۔ اور

ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا اعتراف تو غیر احمدی علماء کو بھی ہے مولانا ابو الجمال احمد مکرم صاحب عباسی اپنی تصنیف حکمت بالغہ میں فرماتے ہیں:

"ہمارا دعویٰ ہے کہ حدیثوں میں دجال سے کوئی فردِ خاص مقصود نہیں نہ یہ کوئی مذموم لفظ ہے بلکہ دجال سے دجالی صفت لوگ مراد ہیں اور دجال کی جو صفت بیان کی گئی ہے وہ بالکل اہل یورپ اور پادریوں پر صادق آتی ہے (جلد ۱ صفحہ ۱۳۹) "دجال نے زبان حال سے بیان کیا کہ میں مکہ اور مدینہ نہ جا سکوں گا۔ اور دیکھا جاتا ہے کہ اہل یورپ باوجود اس کے کہ کرۂ ارض پر ان کا سکہ چل رہا ہے ایک عالم پر ان کی دھاک بیٹھی ہے مگر ان دو متبرک مقامات پر آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے اگر دجال سے اہل یورپ مراد نہ لیں تو یہ ۳۴ پیشگوئیاں بالکل بے معنی ہو جاتی ہیں۔ (دالیف) ..... یاد رہے کہ حدیث نبوی میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مکہ اور مدینہ پر دجال کو تسلط نہیں ہوگا۔

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہو رہا ہے!

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ بدر آئندہ ماہ کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ بدر اخبار کے ذریعہ بطور یاددہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ اخبار بدر اپنی پہلی فرصت میں ادا کریں تاکہ آئندہ آپ کے نام پرچہ جاری رہ سکے۔

منیجر اخبار بدر قادیان

خریداری نمبر	نام خریدار	خریداری نمبر	نام خریدار
۱۰۲۲	مکرم حافظ لیسین احمد صاحب احمدی	۲۵۶۷	انجمن ترقی اردو
۱۰۳۴	// ڈاکٹر شاہ خورشید احمد صاحب	۲۶۱۴	مکرم شمس الدین احمد صاحب
F ۱۰۲۵	محترمہ سعیدہ اختر صاحبہ	۱۰۰۸	// بابو عبدالرزاق صاحب
۱۰۵۲	مکرم دلاور علی صاحب	۱۰۸۵	// رشید احمد خان صاحب
۱۰۷۶	// غلام احمد صاحب	F ۱۱۳۱	// ایس۔ بی احمد صاحب
۱۰۷۹	// مرزا اظہر بیگ صاحب	۱۱۴۵	// ایس۔ کے صالح صاحب
۱۰۹۶	// ایس۔ اے رضی اللہ صاحب	۱۱۷۴	// عبدالباری صاحب
۱۱۵۹	// بخش الٰہی صاحب سہگل	۱۲۰۶	// محمد شفیع صاحب صدیقی
۱۱۶۹	// شیخ ہمدم احمد صاحب	۱۲۰۹	// بی محی الدین صاحب
۱۲۴۸	// میاں برکت اللہ صاحب	۱۲۷۳	// ڈاکٹر شمیم احمد صاحب
۱۴۷۳	// محمد شبیر خان صاحب	۱۳۰۲	// محمد اسمٰعیل صاحب ٹیلر ماسٹر
۱۴۶۸	// شمیم الہدیٰ صاحب	۱۳۳۰	// بابو عبدالکریم صاحب
۱۴۷۵	// عبدالغنی صاحب	۱۳۷۹	// وسیق الدین احمد صاحب
۱۵۲۲	// حنیف خان صاحب	۱۴۲۲	// اے سلام صاحب
۱۵۲۴	گرو نانک لائبریری	۱۴۲۷	// حاجی بشیر احمد صاحب
۱۵۲۸	رانا آرٹ پریس	۱۴۲۵	// نثار احمد صاحب
۱۵۳۲	مکرم مولوی امام علی صاحب گنی	۱۵۴۱	// عبداللطیف صاحب چوہدری
۱۵۳۹	// زین العابدین صاحب	F ۱۶۱۴	// عبدالسلام صاحب لندن
۱۶۲۳	// ایس آر عبدالرؤف صاحب	۱۶۱۸	// عبدالسلام صاحب اٹلی
۱۶۷۰	// اے ایچ کمالی احمد صاحب	۱۶۸۱	// عبدالعزیز صاحب
۱۶۷۲	// حمید اللہ شمس صاحب	۱۶۹۹	// سید ناصر احمد صاحب
۱۶۸۴	// منظر الاسلام صاحب	۱۷۴۲	// بشیر احمد صاحب
F ۱۷۹۱	// ایم اے ظفر صاحب	۱۹۰۱	// ایس۔ اے صادق صاحب
۱۸۲۹	// محمد شہاب الدین صاحب	۱۹۹۴	// عبدالرزاق صاحب
۱۸۴۴	// سید مسعود احمد صاحب	۲۰۰۰	مسز سراج بیگم صاحبہ
۱۸۸۸	// مولوی شاہد اللہ صاحب	۲۰۱۳	مکرم عبدالعزیز صاحب وڈومان
۱۸۸۹	// ڈاکٹر منظور حسن صاحب	۲۰۱۷	// مبارک احمد صاحب
۱۸۹۲	// عبدالحلیم صاحب برکتی	۲۰۲۱	// خان صاحب لیکچرر ہائی سکول
۱۹۵۱	// محمد لیسین علی صاحب	۲۰۳۲	// خادم حسین صاحب ذانی
F ۱۹۶۵	// اے آر احمد صاحب	۲۰۳۳	محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ
۱۹۷۰	احمدیہ انفرمیشن سروس ملائشیا	F ۲۱۲۲	مکرم ڈاکٹر سمیع اللہ صاحب
۲۰۰۹	مکرم محمد سعید صاحب صدیقی	۲۲۳۰	// سید مظفر احمد صاحب
۲۰۲۲	محترمہ زینب النساء صاحبہ	۲۲۳۶	// شہراسٹے عالم صاحب
۲۱۱۰	// کبریٰ بیگم صاحبہ	۲۲۵۰	// سید جلال الدین صاحب
۲۱۱۶	مکرم مختار احمد صاحب	۲۲۶۳	// رحمت اللہ صاحب
۲۱۵۲	// ایم عبید اللہ صاحب	F ۲۳۱۶	// محمد حنیف صاحب لندن
۲۳۴۳	// عطاء الرحمٰن صاحب	۲۳۲۴	// آدم خان صاحب
۲۳۶۴	// شیخ محی الدین صاحب	F ۲۳۴۳	// خواجہ احمد صاحب لندن
۲۴۷۹	// ڈاکٹر کریم بخش شاہ صاحب	۲۴۴۷	// ڈاکٹر عبدالحمید خان صاحب
F ۲۵۲۸	// سید مبشر احمد صاحب	۲۴۳۲	محترمہ طاہرہ خاتون صاحبہ
۲۵۵۵	// سید عبدالمنان صاحب	۲۵۲۵	// ناصرہ خاتون صاحبہ
۲۵۶۴	// کے۔ کے سنگھ صاحب	۲۵۵۸	ایڈیٹر صاحب ڈیلی سیاست جدید

خریداری نمبر	نام خریدار	خریداری نمبر	نام خریدار
۲۵۸۰	ڈسیم میڈیکل کالج بلاری	۲۵۸۵	Reading Room Town Municipility Bhadrawati.
۲۵۸۱	ڈسٹرکٹ سنٹرل لائبریری شیموگہ	۲۵۹۸	مکرم منیر الدین قریشی صاحب
۲۵۸۲	میونسپل فری ریڈنگ روم	۲۶۰۰	// سید بشیر احمد صاحب
۲۵۸۳	WELFARE OFFICER BHAD-RAWATI.	F ۲۶۳۹	محترمہ ثریا غازی صاحبہ
۲۵۸۴	CENTRAL LIBRARY BHADRAWATI.	۲۸۸۳	مکرم مظہر احمد صاحب بانی

محترمہ بیگم صاحبہ ملک عبدالعزیز صاحب آف لندن کی افسوسناک وفات

مکرم و محترم ملک عبدالعزیز صاحب (سابق آف ایسٹ افریقہ) کی اہلیہ صاحبہ پچھلے سال دسمبر میں قادیان و ربوہ کے جلسہ ہائے سالانہ میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئی تھیں۔ اور دونوں جلسوں میں شمولیت کی سعادت ان کو نصیب بھی ہو گئی تھی۔ فالحمد للہ۔ قادیان میں کچھ عرصہ گذارنے کے بعد مرحومہ واپس پاکستان چلی گئیں۔ جہاں ان کا انتقال ہو گیا ہے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون۔

مرحومہ کو ربوہ میں دفن کر دیا گیا ہے۔ مکرم ملک صاحب اور ان کے بچوں کے لئے یہ بہت صدمہ ہوا ہے کہ وفات کے وقت اپنے رفیق حیات سے ہزاروں میل دور تھے۔ جس کا ان کی طبیعت پر بہت اثر ہے۔ احباب سے مرحومہ کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر ملنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ مکرم ملک صاحب کے چھوٹے صاحبزادے بھی علیل ہیں۔ ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ بشیر احمد رفیق امام مسجد لندن۔

اعلان نکاح

مورخہ ۱۵ ؍ بروز جمعۃ المبارک خاکسار نے بعد نماز عشاء مکرمہ نصرت فاطمہ صاحبہ بنت مکرم سید جہانگیر علی صاحب فلک نما حیدرآباد کا نکاح مکرم خلیل احمد صاحب ولد مکرم بشیر احمد صاحب ضمیر فلک نما حیدرآباد کے ساتھ مبلغ گیارہ صد روپیے حق مہر پر پڑھا احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے رحمت و برکت بنائے۔ آمین

اسی خوشی میں مکرم ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب نے اعانت بدر میں مبلغ ۵؍ روپے درویش فنڈ میں ۵؍ روپے شادی فنڈ میں ۵؍ روپے شکرانہ فنڈ میں ۵؍ روپے ادا کئے ہیں۔ نیز مکرم بشیر احمد صاحب ضمیر نے اعانت بدر میں ۱۵؍ روپے درویش فنڈ ۵؍ روپے شکرانہ فنڈ ۱۰؍ روپیہ صدقہ ۱۰؍ روپیہ ادا فرمائے ہیں۔ فجزاھم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء۔

خاکسار۔ حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرمہ زاہدہ بانو بیگم صاحبہ حیدرآباد شادی فنڈ میں مبلغ ۲۵؍ روپیہ صدقہ ۲۵؍ روپیہ شکرانہ فنڈ ۲۵؍ روپیہ مرمت بہشتی مقبرہ ۱۵؍ روپیہ ادا فرماتے ہوئے دعا کی درخواست کرتی ہیں کہ اللہ تعالےٰ میرے بچوں کو دینی دنیاوی ترقیات سے نوازے اور خادم دین بنائے نیز اپنی صحت کے لئے بھی درخواست دعا کرتی ہیں۔

خاکسار۔ حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ۔

۲۔ خاکسار کا بیٹا عزیز وثیق الرحمٰن مورخہ ۱۶ ؍ کو S.S.C کا سالانہ امتحان دے رہا ہے۔ نمایاں کامیابی اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق پانے کے لئے اور خاکسار کی جملہ مشکلات کی دوری کے لئے اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ عبدالواجد پوسٹ ماسٹر جماعت احمدیہ سندرپن۔

۳۔ خاکسار کے ماموں مکرم انوار محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ راٹھ کو سیڑھیوں سے گرنے کی وجہ سے پیر میں چوٹ آئی ہے جس سے ان کو کافی تکلیف ہے صحت کاملہ کے لئے نیز کاروبار میں برکت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ محمد انعام ذاکر قادیان۔

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی بہت سے کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو آگاہ کرے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۲۲۶۲ ۱۔ میں نجیرن بی بی بیوہ مکرم وہاد خاں صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ ار دسمبر ۱۹۷۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری کوئی جائیداد فی الحال نہیں ہے۔ میرا بیٹا برسر روزگار ہے اور نواسہ بھی برسر روزگار ہے۔ مجھے سالانہ دس روپے اپنے نواسے کی طرف سے ملتے ہیں اور میرے شوہر مرحوم کے ذمہ زر مہر پانچ صد روپیہ (-/۵۰۰) روپے تھا۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کو کرتی ہوں۔ جسے میرے نواسے سید رشید احمد نے ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اس کے بعد اگر میں کوئی جائیداد حاصل کروں تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو دیتی رہوں گی۔ اور میرے فوت ہونے کے بعد جو بھی میرا متروکہ سامان ہو اس کے دسویں حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ نشان انگوٹھا (نجیرن بی بی)۔ گواہ شد۔ سید شہاب الدین قائمقام صدر جماعت احمدیہ سونگھڑہ گواہ شد۔ سید رشید احمد سونگھڑی قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ۔ میں اپنی نانی اماں کے حق مہر کے حصہ وصیت کی ادائیگی کا ذمہ لیتا ہوں۔ خاکسار۔ سید رشید احمد۔

وصیت نمبر ۲۲۶۳ ۱۔ میں حمیدہ بیگم اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد رفیع اللہ صاحب مرحوم قوم پٹھان۔ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت .... ساکن فیض آباد ضلع فیض آباد۔ صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲ /۷۷ ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری منقولہ جائیداد بصورت زیور چھ تولہ ہے جس کی قیمت اس وقت مبلغ -/۳۰۰۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میرا مہر مبلغ -/۲۰۰۰ تھا جو میں نے اپنے خاوند کو ان کی زندگی میں ہی معاف کر دیا تھا۔ اور میں اس رقم مہر کو بذات خود ادا کرونگی۔ علاوہ ازیں اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد اور بصورت مکان دو عدد جو میرے خاوند مرحوم کے ہیں۔ لیکن یہ جائیداد میرے پانچ بیٹوں تین بیٹیوں اور میرے درمیان مشترک ہے۔ اس جائیداد کی تقسیم پر میرے حصہ میں جو ترکہ بھی آئے گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اپنی منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمد نی نہیں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمدنی ہوگی تو میں اس سے مجلس کارپرداز کو اطلاع دونگی۔

الامۃ۔ حمیدہ بیگم۔ گواہ شد۔ ناصر احمد صدر جماعت احمدیہ جمشید پور۔ گواہ شد۔ محمد سلیمان۔

وصیت نمبر ۲۲۶۴ ۱۔ میں محمد عبد المجید ولد محمد صادق صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۶۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن عثمان آباد ڈاکخانہ خاص صوبہ مہاراشٹر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۹ /۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائیداد صرف ایک پلاٹ زمین کا رقبہ ۷۶×۳۰ ہے۔ جو ایک ہزار روپیہ میں خرید کی ہے۔ اس کے علاوہ اور غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ میرا اس وقت مشترکہ کاروبار ہے جس کی آمد یکصد روپیہ ماہوار ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے بعد جو بھی جائیداد پیدا کروں اس کی اطلاع کارپرداز بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جو بھی متروکہ ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ محمد عبد المجید۔ گواہ شد۔ سید بشارت احمد قادیان۔ گواہ شد۔ سید بدر الدین احمد قادیان۔

وصیت نمبر ۲۲۶۵ ۱۔ میں خاتون بی زوجہ مکرم محمد عبد المجید صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن عثمان آباد ڈاکخانہ خاص ضلع عثمان آباد صوبہ مہاراشٹر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۹ /۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد ایک مکان ہے جس کی قیمت اس وقت پانچ ہزار ہوگی۔ اس کے علاوہ میں ملازمت کرتی ہوں ماہوار آمد چار صد دس -/۴۱۰ روپے ملتی ہے۔ میں مندرجہ بالا جائیداد و تنخواہ کی وصیت ۱/۱۰ حصہ کی کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد اور کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر بھی میرا متروکہ ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ المرقوم سید بدر الدین احمد۔

الامۃ۔ خاتون بی۔ گواہ شد۔ محمد عبد المجید خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ سید بدر الدین احمد قادیان۔

وصیت نمبر ۲۲۶۶ ۱۔ میں فرحت بانو بنت غلام حسین کرم علی صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چلکل گوڑہ ضلع سکندرآباد صوبہ آندھرا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۲۲ ستمبر ۱۹۷۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

۱۔ میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ ۲۔ میری کوئی ماہوار آمد نہیں ہے۔ البتہ میری منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱)۔ کان کے کانٹے جس کی قیمت اندازاً -/۱۵۰ روپے (ڈیڑھ صد) روپے ہے۔

(۲)۔ دستی گھڑی جس کی قیمت -/۵۰ روپے ہے۔ جملہ منقولہ جائیداد کی قیمت صرف -/۲۰۰ دو صد روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میری کوئی غیر منقولہ منقولہ جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ فرحت بانو۔ گواہ شد۔ بشیر الدین الہ دین سکندرآباد۔ گواہ شد۔ صالح محمد الہ دین سکندرآباد

وصیت نمبر ۲۲۶۷ ۱۔ میں سعیدہ فاطمہ بیگم زوجہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر قوم احمدی۔ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲ /۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے اور میرا حق مہر جو میرے خاوند کے ذمہ تھا میں معاف کر چکی ہوں۔ البتہ منقولہ جائیداد پندرہ سو روپیہ (-/۱۵۰۰) زیور کی شکل میں ہے۔ اس کے علاوہ فی الوقت مبلغ تین سو چالیس روپے (-/۳۴۰) روپے ماہانہ مشاہرہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ملتا ہے۔ ان سب کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

میں اپنے حق مہر جو کہ ایک ہزار ہے کا حصہ وصیت مبلغ یکصد ادا کر دونگی۔

الامۃ۔ سعیدہ فاطمہ بیگم۔ گواہ شد۔ محمد کریم الدین مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان۔ گواہ شد۔ محمد انعام غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان۔

وصیت نمبر ۲۲۶۸ ۱۔ میں محمد ایوب ساجد مبلغ ولد مکرم عبد الخالق صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان۔ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۸ /۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں میرا گذارا اس وقت صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت پر ہے جس سے مجھے -/۲۲۱ روپے ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اپنی زندگی میں کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کروں یا ورثہ میں ملے تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں بوقت وفات جو بھی میرا متروکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ محمد ایوب ساجد مبلغ سلسلہ۔ گواہ شد۔ عبد الرشید ضیاء مبلغ سلسلہ۔ گواہ شد۔ غلام نبی نیاز مبلغ سلسلہ

درخواست دعا۔ خاکسار کی ہمشیرہ سیدہ ساجدہ خاتون ان دنوں بہت بیمار ہو گئی ہیں۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ نیز خاکسار کی والدہ صاحبہ کی صحت و سلامتی والی درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار۔ سید رشید احمد سونگھڑوی۔

اسلام کا حقیقت افروز تعارف ـــ بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

"اس تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام مذاہب کی بنیادی تعلیمات ایک ہیں اور ہم باہمی غلط فہمیوں کی وجہ سے آپس میں لڑتے ہیں۔ مثلاً جب حضرت محمد صاحبؐ کا تصور آتا ہے تو ہمارے ذہنوں میں ایک ایسے شخص کا تصور آتا ہے جس کے ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں تلوار ہو۔ لیکن اس تقریر نے ہمارے اس غلط تصور کو دور کر دیا ہے اور ہم پر یہ حقیقت واضح ہوگئی ہے کہ حضرت محمد صاحبؐ نے کن وجوہات کی بناء پر جنگ کی تھی۔"

اس کے ساتھ شری ستنکر آچاریہ جی کی مجلس میں احمدی نمائندگان کا جانا اور اسلامی روایات کو قائم رکھتے ہوئے ایسا اسلامی نمونہ دکھانا کہ اس کو دیکھ کر نہ صرف صاحب موصوف کا غیر معمولی طور پر متاثر ہونا بلکہ ان کی اس مجلس میں جس قدر حاضرین موجود تھے سبھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ نیز آچاریہ جی نے جس دلچسپی سے احمدی نمائندگان کی عقائدِ اسلام اور دیگر عنوانات پر گفتگو سنی اور اسے بہت ہی دلچسپ قرار دیا۔ یہ اسلام کے حق میں بدلے ہوئے حالات کا عملی ثبوت ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ اس کی دی ہوئی توفیق سے آج احمدی احباب کو جہاں بھی موقعہ ملتا ہے اسلام کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرتے ہیں۔ اور اُن کے سامنے اسلام کی حقیقی اور ایسی پُر حقیقت تصویر پیش کرتے ہیں جس کی اس وقت ساری دُنیا کو بیحد ضرورت ہے۔ اور ساتھ ہی اسلام کے حق میں بدلے ہوئے حالات سے بھرپور فائدہ اُٹھانا اور اُنہیں اسلام کی حیات بخش تعلیمات سے باخبر کرنا ہمارا فرض ہے۔

دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہم میں سے ہر احمدی کو قولاً وعملاً سچا احمدی بنائے اور ہمارے ذریعہ سے ہمیشہ اسلام کی حسین صورت لوگوں کو دیکھنے کو ملے۔ اور ہمارے جملہ اعمال اسلام کی تعلیمات کے تحت انجام پانے والے ہوں۔ آمین۔

یاد دہانی!

اس سے قبل جماعت ہائے احمدیہ بھارت میں قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کے انتخاب کے لئے اعلان کئے جا چکے ہیں اور مطبوعہ فارم بھی ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ لیکن تاحال اکثر جماعتوں کی طرف سے قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کے انتخاب کی رپورٹ برائے سال ۱۹۷۷ء و ۱۹۷۹ء موصول نہیں ہوئی۔

بذریعہ اعلانِ ہذا دوبارہ یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ جن جماعتوں میں تاحال انتخاب عمل میں نہیں آئے وہ جلد انتخاب کرا کے اس کی رپورٹ مرکز میں بغرضِ منظوری ارسال فرمائیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

ضروری اعلان

جماعت ہائے احمدیہ بھارت میں قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کے انتخابات کی رپورٹیں مرکز میں بغرض منظوری موصول ہو رہی ہیں۔ اور قواعد انتخاب قائد آئیٹم ۲ کی رُو سے ضروری ہے کہ منتخب شدہ قائد، جماعت اور مجلس کے لازمی چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو یعنی بقایادار نہ ہو۔ لیکن ان رپورٹوں میں منتخب شدہ قائدین کے چندہ جات کی ادائیگی کا صراحتاً ذکر نہیں ہوتا۔

جملہ صدر صاحبان و مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ قائدین کے انتخاب کی رپورٹیں ارسال کرتے وقت منتخب شدہ قائد کے چندہ جات کی ادائیگی کا صراحت سے ذکر کیا کریں۔ تاکہ مرکز میں منظوری دیئے جانے میں دیری نہ ہو۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
قادیان

درخواست دُعا

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد کے لئے قبل ازیں دُعا کا اعلان ہو چکا ہے۔ ان کے متعلق بعد کی اطلاع یہ ہے کہ مورخہ ۱۴ مئی ۷۷ء کو عثمانیہ ہسپتال حیدر آباد میں اپریشن ہوا۔ جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا۔ اس کے بعد جو ایکسرے لیا گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہڈی ٹھیک SET ہوگئی ہے۔ احباب دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس عزیز مبلغ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور ان کا بازو ہر قسم کے نقص سے محفوظ رہے۔ آمین۔ اس سلسلہ میں احباب جماعت احمدیہ حیدر آباد نے ان کی تیمارداری میں جس ہمدردی محبت اور اخلاص کا سلوک کیا ہے وہ قابلِ قدر ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار مرزا وسیم احمد امیر جماعت احمدیہ قادیان۔

گجراتی دینی خزانہ

(۱) تمام دُنیا کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک فرمان۔ دو حصہ مجلد (۲) اسلامی اصول کی فلاسفی۔ (۳) سات ہزار مشہور احادیث نیز حضرت علیؓ کے فرمان مجلد (۴) مقصودِ زندگی و احکام ربانی۔ (۵) احمدیت کا پیغام (۶) خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان (سوانح عمری حضرت والد صاحبؓ) (۷) نبوت کی حقیقت۔ (۸) پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار۔ (۹) مرہٹی زبان میں اسلامی اصول کی فلاسفی۔

اشتہار گجراتی

(۱) قبر کے عذاب سے بچو۔ (۲) نامدار آغا خاں صاحب کا فرمان کتاب مبین سے۔
(۳) کفر نامہ فتویٰ۔ (۴) ہر انسان پر ایک بھاری فرض۔
(۵) سچ اور جھوٹ کی کسوٹی۔ (۶) دُنیا کی غیر قوموں کو بیس ہزار کا انعام۔
(۷) ہر مسلمان پر بھاری فرض۔ (۸) آخری زمانہ کے مہدی اور مسیح ظاہر ہوگئے۔

نوٹ: کارڈ آنے پر فہرستِ کتب مع قیمت مفت ارسال کی جائے گی۔
خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر فرمائیے:۔

YUSUF AHMAD ALLADIN,
ALLADIN BUILDING, SAROJINI DEVI ROAD,
SECUNDERABAD (A.P.)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325/52686 - P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہت ہی ڈیزائن پر
لیدر سول و ربر شیٹ کے سینڈل
زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس، کانپور
(کھنیا بازار ـــ ۲۲/۲۹)

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
آٹو ونگس
AUTOWINGS
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE. 76360.

فہرست نمبر ۵
منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

برائے سال یکم مئی ۱۹۷۷ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۸۰ء

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداران کی آئندہ تین سال کے لئے یعنی یکم مئی ۱۹۷۷ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۸۰ء (ہجرت ۱۳۵۶ ہش تا شہادت ۱۳۵۹ ہش) نظارت ہذا کی طرف سے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان عہدیداران کو اپنے فضل و کرم سے بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے اور اپنے فضلوں و رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

(۱) جماعت احمدیہ فیض آباد (اتر پردیش)

صدر جماعت: مکرم عبد الحی صاحب۔ سیکرٹری مال: مکرم ڈاکٹر محمد کریم احمد خاں صاحب۔

(۲) جماعت احمدیہ سونگڑہ (اڑیسہ)

صدر جماعت و سیکرٹری وصایا: مکرم سید یعقوب الرحمٰن صاحب دھولاں ساہی۔
نائب صدر و قاضی: مکرم سید غلام الدین صاحب رامکا پور۔ سیکرٹری مال و تحریک جدید و وقف جدید: مکرم سید شہاب الدین احمد صاحب کوسمبی
سیکرٹری تبلیغ: مکرم سید رشید احمد صاحب کوسمبی۔ سیکرٹری تعلیم: مکرم سید صفی الباری صاحب محی الدین پور۔
جنرل سیکرٹری و سیکرٹری امور عامہ: مکرم عبد الحلیم خاں صاحب دھولاں ساہی۔
امین: مکرم میر نصرت علی صاحب محی الدین پور۔ سیکرٹری ضیافت: مکرم شیخ عبد الرزاق صاحب۔

(۳) جماعت احمدیہ شندگرہ (کرناٹک پردیش)

صدر جماعت: مکرم عبد المنان صاحب چکوڑی۔
سیکرٹری مال: مکرم عبد القادر صاحب۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت: مکرم عبد الکریم صاحب ٹیکری۔

(۴) جماعت احمدیہ بھوبنیشور (اڑیسہ پردیش)

صدر جماعت: مکرم مولوی سید منظور احمد صاحب۔ نائب صدر: مکرم سید عبد السلام صاحب۔
سیکرٹری امور عامہ: مکرم غلام احمد صاحب عبید۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت: مکرم سید عبد القادر سیف الدین صاحب
سیکرٹری مال: مکرم سید نصیر احمد صاحب۔ سیکرٹری تبلیغ: مکرم ڈاکٹر محمد انوار الحق صاحب ایم۔ اے۔

(۵) جماعت احمدیہ چارکوٹ (کشمیر پردیش)

صدر جماعت: مکرم محمد شفیع صاحب۔ نائب صدر و سیکرٹری امور عامہ: مکرم عبد الرحمٰن صاحب۔
سیکرٹری مال: مکرم شریف احمد صاحب۔ سیکرٹری تبلیغ: مکرم عزیز دین صاحب۔
سیکرٹری تعلیم و تربیت: مکرم محمد شریف صاحب۔

(۶) جماعت احمدیہ چودوار (اڑیسہ)

صدر جماعت: مکرم شیخ آدم صاحب۔ سیکرٹری مال: مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ: مکرم شیخ عبد الرشید صاحب

(۷) جماعت احمدیہ برہ پورہ۔ بھاگلپور (بہار)

صدر جماعت: مکرم سید عبد الفہیم صاحب۔ ایم۔ اے۔
نائب صدر و سیکرٹری مال: ؍؍ محمد شمیم الدین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ایل۔
نائب سیکرٹری مال: ؍؍ سید عبد النقی صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ و تربیت: ؍؍ سید فیروز الدین صاحب ایم ایس سی۔
سیکرٹری امور عامہ: ؍؍ اظہر خاں صاحب بی۔ اے۔

(۸) جماعت احمدیہ کوڈیا تھور (کیرالہ پردیش)

صدر جماعت و امین: مکرم اے۔ ایم اُنّی موئن صاحب (A.M. UNNi MOiN)
سیکرٹری مال و سیکرٹری تعلیم و تبلیغ و تربیت: مکرم کے۔ ٹی حسین صاحب۔
سیکرٹری ضیافت: مکرم ٹی۔ کے۔ کویا موٹی صاحب۔
امام الصلوٰۃ: مکرم ایم۔ سی محمد صاحب۔

اخبار بدر کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا ہر احمدی کا قومی فریضہ ہے!

سالانہ کانفرنس اتر پردیش (یو۔پی)

بتاریخ ۲-۳ اخاء ۱۳۵۶ ہش مطابق ۲-۳ اکتوبر ۱۹۷۷ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال جماعت ہائے احمدیہ اتر پردیش کی "لکھنؤ" کے مرکزی و تاریخی مقام میں سالانہ کانفرنس ۲-۳ اکتوبر کی تاریخوں میں انشاء اللہ منعقد ہوگی۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ کانفرنس میں شمولیت کے لئے ابھی سے پروگرام بنالیں۔ اور کانفرنس کی کامیابی اور بابرکت ہونے کے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں۔

جماعتیں اس سلسلہ میں خط و کتابت اور کانفرنس کے اخراجات کے لئے رقوم مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل۔ احمدی اینڈ کو۔ محلہ بہادر گنج۔ شاہجہانپور۔ پن نمبر ۲۴۲۰۰۱ (یو۔پی) کو بھجوائیں۔

مکرم حمید اللہ خان صاحب افغانی۔ ڈاکخانہ دان پور۔ پن نمبر ۲۰۲۳۹۲ ضلع بلند شہر۔ یو۔پی۔ کانفرنس کے سیکرٹری مجلس استقبالیہ ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

برائے توجہ خاص!

امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ بھارت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک اور خصوصی ارشاد کے مطابق اخبار بدر میں اعلان کیا جاچکا ہے کہ امراء و صدر صاحبان اپنے اپنے حلقہ کے احمدی ڈاکٹروں کے اسماء مع ایڈریس و کوائف جلد تحریر فرماویں۔ لیکن ابھی تک بعض جماعتوں کی طرف سے کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ اس لئے عہدیداران جماعت سے فوری توجہ کی درخواست کی جاتی ہے کہ وہ بلا تاخیر اپنے اپنے حلقہ کے احمدی ڈاکٹر صاحبان کے بارہ میں مذکورہ بالا اطلاعات نظارت ہذا کو بھجوا کر ممنون فرماویں۔

احمدی ڈاکٹر صاحبان سے بھی توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے مکمل کوائف مع ایڈریس نظارت ہذا کو تحریر فرمادیں گے۔

ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

درویش فنڈ: اگر حالات کی مجبوری کی وجہ سے آپ اپنے مخیر بھائیوں کی طرح ہزاروں اور سینکڑوں روپیہ درویش فنڈ میں نہیں دے سکتے تو صرف -/۱۲ روپیہ سالانہ ادا کر کے اس مقدس تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں بلکہ کوشش کریں کہ آپ کے عزیزوں رشتہ داروں۔ بھائیوں اور دوستوں بلکہ حلقۂ احباب میں کوئی کمانے والا ایسا احمدی نہ رہ جائے جس نے اس تحریک میں حصہ نہ لیا ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوشش میں برکت ڈالے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

درخواست دعا: برادرم مکرم محمد احسان الحق صاحب کا ۳۰ اپریل سے ایم بی بی ایس کا فائینل امتحان شروع ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ عزیز موصوف کی نمایاں کامیابی اور خدمت خلق کی اچھے رنگ میں توفیق پانے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار: امین الحق (کیندرا پاڑہ۔ اڑیسہ)